TUE.Ist.Sep.2026
VOLUME:22 NO:204
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

روزنامہ
ناندیڑ
Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز منگل یکم/ستمبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 204
17/ربیع الاول 1449ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

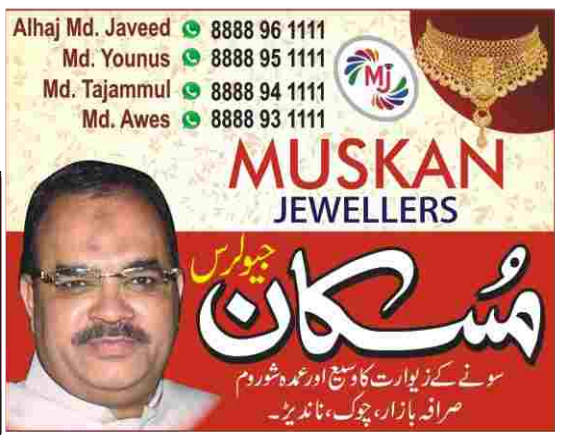

ناندیڑ ضلع میں ایس آئی آر کے تحت مسودہ ووٹر لسٹ جاری

ووٹرز 30 ستمبر سے قبل دعوے اور اعتراضات درج کرائیں، ضلع کلکٹر کی اپیل

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز)، 31 اگست: الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ہدایات کے مطابق پورے مہاراشٹر کے ساتھ ناندیڑ ضلع میں بھی یکم اکتوبر 2026 کو اہلیت کی تاریخ قرار دیتے ہوئے خصوصی گہری نظرثانی پروگرام چلایا جارہا ہے۔ اس پروگرام کے تحت آج 31 اگست 2026 کو ضلع کے تمام اسمبلی حلقوں کی مسودہ ووٹر لسٹ جاری کر دی گئی ہے۔ مسودہ ووٹر لسٹ تمام تحصیل دفاتر، سب ڈویژنل افسران کے دفاتر اور متعلقہ پولنگ مراکز پر عوام کے معائنے کے لیے دستیاب کرائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ مسودہ ووٹر لسٹ کے ساتھ غیر حاضر، منتقل شدہ، فوت شدہ اور دوہری ووٹنگ اندراج رکھنے والے ووٹرز کی فہرست ضلع کی سرکاری ویب سائٹ nanded.nic.in پر بھی جاری کی گئی ہے۔

30 ستمبر تک دعوے اور اعتراضات درج کرانے کی مہلت

مسودہ ووٹر لسٹ کی اشاعت 31 اگست 2026 کو کی گئی ہے، جبکہ دعوے اور اعتراضات درج کرانے کی مدت 31 اگست سے 30 ستمبر 2026 تک مقرر کی گئی ہے۔ دعووں اور اعتراضات پر سماعت کے بعد ان کا فیصلہ 29 اکتوبر 2026 تک کیا جائے گا، جبکہ حتمی ووٹر لسٹ 4 نومبر 2026 کو جاری کی جائے گی۔

ووٹرز اپنے نام ووٹر لسٹ میں ضرور چیک کریں

ضلع کے تمام ووٹرز مسودہ ووٹر لسٹ میں اپنا نام، پتہ اور دیگر تفصیلات درست ہونے کی تصدیق کریں۔ ووٹر اپنا نام الیکشن کمیشن آف انڈیا کے ووٹر سروس پورٹل، چیف الیکشن آفیسر مہاراشٹر کی ویب سائٹ voters.eci.gov.in یا ceo.maharashtra.gov.in پر آن لائن چیک کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ متعلقہ بوتھ لیول آفیسر (BLO)، تحصیل دفتر یا ووٹر رجسٹریشن افسر کے دفتر میں بھی ووٹر لسٹ کا معائنہ کیا جا سکتا ہے۔

نئے ووٹرز کے لیے خصوصی موقع

جن شہریوں کی عمر یکم اکتوبر 2026 کو یا اس سے پہلے 18 سال مکمل ہو رہی ہے، وہ نئے ووٹر کے طور پر رجسٹریشن کے اہل ہوں گے۔ اہل شہری فارم نمبر 6، حلف نامے اور ضروری دستاویزات کے ساتھ جمع کرا سکتے ہیں۔ ووٹرز کے لیے مختلف فارم مقرر کیے گئے ہیں۔ فارم نمبر 6 نئے ووٹر کی رجسٹریشن کے لیے، فارم نمبر 6A بیرون ملک مقیم بھارتی ووٹرز کی رجسٹریشن کے لیے، فارم نمبر 7 ووٹر لسٹ میں کسی نام پر اعتراض یا نام حذف کرنے کے لیے، جبکہ فارم نمبر 8 نام، عمر، پتہ وغیرہ میں تصحیح، معذوری کی نشاندہی یا ووٹر کا نام دوسرے مقام پر منتقل کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

نوٹس موصول ہونے والے ووٹرز ضروری دستاویزات کے ساتھ سماعت میں حاضر ہوں

ووٹر لسٹ میں نام، عمر یا دیگر تفصیلات میں تضاد یا ان میپنگ کے سلسلے میں ووٹر رجسٹریشن افسران کی جانب سے نوٹس موصول ہونے والے ووٹرز سماعت کے وقت اپنی تاریخ پیدائش اور جائے پیدائش ثابت کرنے کے لیے ضروری دستاویزات ساتھ لائیں۔ یکم جولائی 1987 سے قبل بھارت میں پیدا ہونے والے افراد کو اپنی تاریخ پیدائش یا جائے پیدائش ثابت کرنے والی ضروری دستاویزات پیش کرنا ہوں گی۔

یکم جولائی 1987 سے 2 دسمبر 2004 کے درمیان بھارت میں پیدا ہونے والے افراد کو اپنی دستاویزات کے ساتھ والد یا والدہ کی تاریخ پیدائش اور جائے پیدائش ثابت کرنے والی ضروری دستاویزات بھی پیش کرنا ہوں گی۔ 2 دسمبر 2004 کے بعد بھارت میں پیدا ہونے والے افراد کو اپنی دستاویزات کے ساتھ والد اور والدہ دونوں کی ضروری دستاویزات پیش کرنا ہوں گی۔ اگر والدین میں سے کوئی بھی بھارتی شہری نہیں ہے تو ووٹر کی پیدائش کے وقت متعلقہ شخص کے درست پاسپورٹ اور ویزا کی نقل پیش کرنا ضروری ہوگی۔ اگر پیدائش بھارت سے باہر ہوئی ہو تو بیرون ملک موجود بھارتی سفارت خانے یا مشن کی جانب سے جاری کردہ پیدائش کے اندراج کا ثبوت پیش کرنا ہوگا۔ اسی طرح رجسٹریشن یا شہریت حاصل کرنے کے ذریعے بھارتی شہری بننے والے افراد کو شہریت رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کی نقل پیش کرنا ہوگی۔

قابل قبول دستاویزات میں مختلف سرکاری ثبوت شامل

تاریخ پیدائش اور جائے پیدائش ثابت کرنے کے لیے قابل قبول دستاویزات کی اشارتی اور غیر جامع فہرست میں مرکزی و ریاستی حکومتوں اور سرکاری شعبے کے اداروں کے ملازمین یا پنشن یافتگان کو جاری کردہ شناختی کارڈ یا پنشن پیمنٹ آرڈر، حکومت یا مقامی اداروں، بینکوں، محکمہ ڈاک، ایل آئی سی اور سرکاری شعبے کے اداروں کی جانب سے بھارت میں یکم جولائی 1987 سے قبل جاری کردہ شناختی کارڈ یا دستاویزات، مجاز اتھارٹی کا پیدائش سرٹیفکیٹ، پاسپورٹ، تسلیم شدہ بورڈ یا یونیورسٹی کا میٹرک یا تعلیمی سرٹیفکیٹ، مستقل رہائش کا سرٹیفکیٹ، فارسٹ رائٹس سرٹیفکیٹ، دیگر پسماندہ طبقات (OBC)، درج فہرست ذات (SC)، درج فہرست قبائل (ST) یا دیگر ذات کا سرٹیفکیٹ، جہاں قابل اطلاق ہو قومی شہری رجسٹر، سرکاری افسران کی جانب سے محفوظ خاندانی رجسٹر اور حکومت کی جانب سے جاری کردہ زمین یا مکان الاٹمنٹ سرٹیفکیٹ وغیرہ شامل ہیں۔ آدھار سے متعلق الیکشن کمیشن آف انڈیا کے خط نمبر 23/2025-ERS/Vol.II مورخہ 9 ستمبر 2025 (ضمیمہ-II) کے تحت جاری کردہ ہدایات نافذ رہیں گی۔

اہل شہری جمہوری عمل میں فعال طور پر حصہ لیں

ضلع کلکٹر راہل کردیڑے نے ضلع کے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ ''جمہوریت کو مضبوط بنانے کے لیے ہر اہل شہری کا نام ووٹر لسٹ میں شامل ہونا انتہائی ضروری ہے۔ ناندیڑ ضلع کے تمام شہری، خصوصاً نوجوان نئے ووٹرز، اس مہم سے فائدہ اٹھائیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ اپنے خاندان اور علاقے کے تمام اہل ووٹرز کے نام مسودہ ووٹر لسٹ میں شامل ہیں۔'' انہوں نے مزید کہا کہ اگر غلطی سے کسی اہل ووٹر کا نام ووٹر لسٹ سے رہ گیا ہو تو فارم نمبر 6، حلف نامے اور ضروری دستاویزات کے ساتھ جمع کرایا جائے۔ کسی بھی قسم کی غلطی یا نام حذف ہونے کی صورت میں 30 ستمبر 2026 سے قبل متعلقہ بی ایل او یا آن لائن پورٹل کے ذریعے دعوے اور اعتراضات درج کرائے جائیں۔ ووٹر لسٹ سے متعلق سماعت میں ووٹر رجسٹریشن افسر کے فیصلے کے خلاف ضلع انتخابی افسر کے پاس اپیل کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح ضلع انتخابی افسر کے فیصلے کے خلاف چیف الیکشن آفیسر، مہاراشٹر کے پاس اپیل کی جا سکتی ہے، یہ اطلاع بھی ضلع کلکٹر راہل کردیڑے نے دی ہے۔

نیپال سیلاب: ملبہ ہٹا تو زمین سے نکلا 50 کروڑ کا

سونا، 5.1 کروڑ نیپالی روپے بھی برآمد

کھٹمنڈو: نیپال پولیس نے معاملے کے متعلق جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ تقریباً 8 گھنٹے کی مسلسل کوشش کے بعد 'کرشی وکاس بینک' کی تریشولی ڈھونگے شاخ سے تقریباً 5.1 کروڑ روپے نقد، تقریباً 50 کروڑ روپے کا سونا اور اہم دستاویزات محفوظ مقام پر پہنچائے گئے ہیں۔ ویڈیو میں نیپال پولیس کے اہلکاروں کو بینک کے بیسمنٹ میں داخل ہونے کے لیے ملبہ ہٹاتے دیکھا جا سکتا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر شیئر کی گئی ویڈیو میں سلسلے وار طریقے سے پورا واقعہ دکھایا گیا ہے۔ سب سے پہلے کرین کے ذریعہ ملبہ ہٹایا جاتا ہے۔ پھر بینک کے بیسمنٹ میں رکھے لاکرز کو ریسکیو آپریشن پر مامور اہلکاروں کے ذریعہ باہر لایا جا رہا ہے۔ ان لاکرز کو جے سی بی مشینوں پر رکھ کر دوسری جگہ لے جایا جا رہا ہے۔ ویڈیو میں نیپال پولیس کے اہلکاران لاکرز کو چابیاں لگا کر کھولتے ہوئے بھی نظر آ رہے ہیں۔ اس سے قبل نیپال میں رسوا اور اوپری علاقوں میں سے ایک بینک کی تجوری بہہ کر تریشولی ندی کے راستے دھاڈنگ پہنچ گئی تھی۔ یہاں 29 افراد کو مبینہ طور پر تجوری توڑ کر اس میں موجود نقد رقم نکالنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔

اتر پردیش کے کوشامبی میں پٹاخہ گودام میں زوردار دھماکہ سے افراتفری کا ماحول پیدا ہو گیا۔ یہ دھماکہ اتنا شدید تھا کہ جائے وقوع پر ہی 7 لوگوں کی موت ہو گئی۔ کئی لوگ زخمی بھی بتائے جا رہے ہیں۔ معاملہ کوشامبی اور پریاگ راج بارڈر پر تھانہ پپری اور پورا مفتی علاقہ کی سرحد کے قریب 'آدتیہ' نام سے آپریٹ کیے جا رہے پٹاخہ گودام کا ہے۔ پیر کی صبح تقریباً 11 بجے یہاں زوردار دھماکہ ہونے سے علاقے میں دہشت پھیل گئی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق دھماکہ کی زد میں آ کر آس پاس کے کئی مکانات کے متاثر یا منہدم ہونے کی خبر ہے۔ حادثہ کے بعد جائے وقوع پر ہنگامہ برپا ہو گیا اور فوری طور پر پولیس کو اس کی خبر دی گئی۔ پولیس و انتظامیہ کے افسران حادثہ والی جگہ پر پہنچ چکے ہیں اور ساتھ ہی راحت رسانی کی ٹیمیں بھی حالات پر قابو پانے میں مصروف ہیں۔ فی الحال انتظامیہ کی طرف سے مہلوکین و زخمیوں کی تعداد کی آفیشیل تصدیق کا انتظار کیا جا رہا ہے، حالانکہ میڈیا رپورٹس میں 7 ہلاکتوں کی اطلاع دی گئی ہے۔ دونوں اضلاع کے افسران موقع پر پہنچ کر راحت و بچاؤ کے کاموں پر نظر بنائے ہوئے ہیں۔ آس پاس کے گاؤں کے لوگ بھی موقع پر پہنچ چکے ہیں اور ملبہ ہٹانے میں مدد کر رہے ہیں۔ جہاں دھماکہ ہوا ہے، وہاں کئی گھر زمین دوز ہو چکے ہیں۔ ملبہ ہٹا کر دبے ہوئے لوگوں کو نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بتایا یہ بھی جا رہا ہے کہ دھماکہ والی جگہ پر اب بھی پٹاخے پھٹ رہے ہیں، جس کی وجہ سے لوگ جائے وقوع کے قریب نہیں جا پا رہے۔ فائر بریگیڈ کی گاڑیاں موقع پر پہنچ کر آگ بجھانے کا کام بہت احتیاط کے ساتھ کر رہی ہیں۔ کوشامبی ضلع کے ضلع مجسٹریٹ اور ایس پی بھی موقع پر پہنچ چکے ہیں۔

'ہندوستانی غریب ہو سکتے ہیں، انھیں بکاؤ سمجھنے کی غلطی نہ کریں'

یہ حوالہ مجھے آپ کے اس بیان کی یاد دلاتا ہے جس میں آپ نے کہا ہے کہ آپ 'عطیہ' کے تصور کو سمجھ ہی نہیں پاتے۔ شاید اس لیے کیونکہ آپ نے دوسروں کو بے غرضی سے کچھ دینے کا روحانی اطمینان کبھی محسوس ہی نہیں کیا۔ میں نے 23 سال تک دہلی کے ایک چرچ کے 7 اراکین کے ذریعہ 1979 میں قائم کیے گئے ایک این جی او کو چلایا ہے۔ ان برسوں میں 4 لاکھ سے زیادہ غریب بچوں نے ہمارے پروگراموں کے ذریعہ اچھی تعلیم حاصل کی۔ ابتدا میں ہماری فنڈنگ کا 90 فیصد بیرون ملک سے آتا تھا۔ آج یہ کم ہو کر 5 فیصد سے بھی کم رہ گیا ہے۔ کسی بھی عطیہ دہندہ نے کبھی نہیں کہا کہ پیسے کا استعمال کسی کا مذہب تبدیل کرانے کے لیے کیا جائے۔ میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہماری کوششوں سے تعلیم یافتہ ایک بھی طالب علم عیسائی نہیں بنا۔

تمل ناڈو حکومت نے دودھ پروڈکشن کرنے والوں کو سنائی خوشخبری، خرید قیمت میں 3 روپے اضافہ کا اعلان

تملناڈو: تمل ناڈو حکومت نے ریاست کے ڈیری کسانوں کو راحت دیتے ہوئے 'آوین' کے لیے دودھ کی خرید قیمت میں ایک بار پھر اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے نے پیر کو دودھ خرید قیمت میں 3 روپے فی لیٹر اضافے کا اعلان کیا۔ اس کے بعد کسانوں سے دودھ خریدنے کی قیمت 41 روپے سے بڑھ کر 44 روپے فی لیٹر ہو جائے گی۔ یہ فیصلہ کسانوں کی آمدنی بڑھانے اور ریاست میں ڈیری شعبے کو مضبوط کرنے کے مقصد سے لیا گیا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ حکومت نے کچھ ہی دن پہلے دودھ کی خرید قیمت میں 3 روپے کا اضافہ کیا تھا۔ 19 اگست کو اسمبلی میں خرید قیمت 38 روپے سے بڑھا کر 41 روپے فی لیٹر کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اب یہ قیمت مزید بڑھ کر 44 روپے فی لیٹر ہو گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 'آوین'، تمل ناڈو کا اہم کوآپریٹو ڈیری برانڈ ہے۔ دودھ کی خرید قیمت میں تازہ اضافہ سے ریاست کے مختلف حصوں میں دودھ پیدا کرنے والے کسانوں کو براہ راست فائدہ ملنے کی امید ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ خرید قیمت بڑھنے سے کسانوں کو پیداواری لاگت کے مقابلے میں بہتر منافع ملے گا اور ڈیری کاروبار کو فروغ ملے گا۔ اس درمیان وزیر اعلیٰ نے ریاست کے بجلی کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط کرنے کے لیے بھی بڑی سرمایہ کاری کی تجویز پیش کی ہے۔ تمل ناڈو ٹرانسمیشن امپروومنٹ اسکیم کے تحت 196 نئے سب اسٹیشن بنائے جائیں گے اور تقریباً 15,000 کلومیٹر نئی بجلی کی لائنیں بچھائی جائیں گی۔ اس پوری اسکیم پر 33,066 کروڑ روپے خرچ کیے جانے کی تجویز ہے۔ حکومت کا مقصد بڑھتی ہوئی صنعتی اور گھریلو بجلی کی طلب کو دیکھتے ہوئے ٹرانسمیشن نیٹورک کی صلاحیت بڑھانا ہے۔

کوشامبی کے پٹاخہ گودام میں زوردار دھماکہ کئی مکانات منہدم، 7 افراد جاں بحق

کوشامبی: اتر پردیش کے کوشامبی میں پٹاخہ گودام میں زوردار دھماکہ سے افراتفری کا ماحول پیدا ہو گیا۔ یہ دھماکہ اتنا شدید تھا کہ جائے وقوع پر ہی 7 لوگوں کی موت ہو گئی۔ کئی لوگ زخمی بھی بتائے جا رہے ہیں۔ معاملہ کوشامبی اور پریاگ راج بارڈر پر تھانہ پپری اور پورا مفتی علاقہ کی سرحد کے قریب 'آدتیہ' نام سے آپریٹ کیے جا رہے پٹاخہ گودام کا ہے۔ پیر کی صبح تقریباً 11 بجے یہاں زوردار دھماکہ ہونے سے علاقے میں دہشت پھیل گئی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق دھماکہ کی زد میں آ کر آس پاس کے کئی مکانات کے متاثر یا منہدم ہونے کی خبر ہے۔ حادثہ کے بعد جائے وقوع پر ہنگامہ برپا ہو گیا اور فوری طور پر پولیس کو اس کی خبر دی گئی۔ پولیس و انتظامیہ کے افسران حادثہ والی جگہ پر پہنچ چکے ہیں اور ساتھ ہی راحت رسانی کی ٹیمیں بھی حالات پر قابو پانے میں مصروف ہیں۔ فی الحال انتظامیہ کی طرف سے مہلوکین و زخمیوں کی تعداد کی آفیشیل تصدیق کا انتظار کیا جا رہا ہے، حالانکہ میڈیا رپورٹس میں 7 ہلاکتوں کی اطلاع دی گئی ہے۔ دونوں اضلاع کے افسران موقع پر پہنچ کر راحت و بچاؤ کے کاموں پر نظر بنائے ہوئے ہیں۔ آس پاس کے گاؤں کے لوگ بھی موقع پر پہنچ چکے ہیں اور ملبہ ہٹانے میں مدد کر رہے ہیں۔ جہاں دھماکہ ہوا ہے، وہاں کئی گھر زمین دوز ہو چکے ہیں۔ ملبہ ہٹا کر دبے ہوئے لوگوں کو نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بتایا یہ بھی جا رہا ہے کہ دھماکہ والی جگہ پر اب بھی پٹاخے پھٹ رہے ہیں، جس کی وجہ سے لوگ جائے وقوع کے قریب نہیں جا پا رہے۔ فائر بریگیڈ کی گاڑیاں موقع پر پہنچ کر آگ بجھانے کا کام بہت احتیاط کے ساتھ کر رہی ہیں۔ کوشامبی ضلع کے ضلع مجسٹریٹ اور ایس پی بھی موقع پر پہنچ چکے ہیں۔

سرکاری اسپتال میں بہن کی موت پر غم وغصہ

بھائی کا 17 ستمبر، مراٹھواڑہ مکتی سنگرام دن کے موقع پر خودسوزی کا انتباہ

ناندیڑ: (ورق تازہ نیوز: وشنوپوری میں واقع ڈاکٹر شنکر راؤ چوہان سرکاری میڈیکل کالج و اسپتال میں اپنی بہن کی موت کے معاملے میں متعلقہ ڈاکٹروں اور ملازمین کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے راتولی، تعلقہ نائیگاؤں کے رہنے والے بالاجی شراون گائیکواڑ نے انتباہ دیا ہے کہ اگر ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی تو وہ 17 ستمبر کو مراٹھواڑہ مکتی سنگرام دن کے موقع پر خودسوزی کریں گے۔ اس سلسلے میں انہوں نے ضلع کلکٹر سمیت متعلقہ حکام کو تحریری درخواست دی ہے۔ بالاجی گائیکواڑ کی درخواست کے مطابق ان کی بہن شلپا بھیمانند واگھمارے، عمر 30 سال، کو 13 اگست 2026 کو خاندانی منصوبہ بندی کی سرجری کے لیے سرکاری اسپتال کے وارڈ نمبر 16 میں داخل کیا گیا تھا۔ درخواست میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ 14 اگست کی صبح مبینہ طور پر غلط انجیکشن دیے جانے کے فوراً بعد شلپا واگھمارے کے منہ سے جھاگ نکلنے لگا اور وہ بستر سے زمین پر گر گئیں۔ اس کے بعد موجود ڈاکٹروں، نرس اور آس پاس کے لوگوں نے انہیں اٹھا کر دوبارہ بستر پر لٹایا۔ بالاجی گائیکواڑ کا الزام ہے کہ اس وقت ڈاکٹروں نے ان کی والدہ کو یہ کہتے ہوئے تسلی دی کہ انجیکشن سے کچھ نہیں ہوا اور گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بعد میں طبیعت بگڑنے پر شلپا کو وارڈ نمبر 19 میں منتقل کیا گیا، جہاں علاج جاری ہونے کی بات کہی گئی۔ درخواست کے مطابق صبح تقریباً 9 بجے ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر دھولے واڑ کے ساتھ موجود طبی ٹیم نے وارڈ کے باہر آ کر اہل خانہ کو بتایا کہ مریضہ کی موت ہو چکی ہے۔ واقعے کی وجوہات جاننے کے لیے اہل خانہ نے اسپتال کے ڈین ڈاکٹر سدھیر دیشمکھ سے ملاقات کی۔ بتایا گیا کہ ڈین نے پوسٹ مارٹم کرانے کے بعد رپورٹ کی بنیاد پر مزید کارروائی کا یقین دلایا۔ اس کے بعد 15 اگست 2026 کو دوپہر تقریباً 1:30 بجے شلپا واگھمارے کا پوسٹ مارٹم کیا گیا۔ بالاجی گائیکواڑ نے الزام عائد کیا ہے کہ 14 اگست کی صبح تقریباً 7 بجے وارڈ نمبر 16 اور 19 میں ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹروں اور عملے کی مبینہ لاپروائی کے باعث ان کی بہن کی موت ہوئی۔ اس معاملے کی اطلاع ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں درج کرائی گئی ہے اور واقعے کی تفتیش پولیس سب انسپکٹر گیانیشور بھوسلے کے سپرد کی گئی ہے۔ بالاجی گائیکواڑ نے مطالبہ کیا ہے کہ ان کی بہن کی موت کے ذمہ دار افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے، بصورت دیگر وہ 17 ستمبر کو مراٹھواڑہ مکتی سنگرام دن کے موقع پر خودسوزی کریں گے۔ اس سلسلے میں متعلقہ حکام کو درخواست کی نقول بھی دی گئی ہیں۔

ارجنٹائنا کے عظیم فٹبالر لیونل میسی کا ریٹائرمنٹ اعلان

انسٹاگرام پر جذباتی پوسٹ شیئر کر دی جانکاری

ارجنٹینا: فٹبال کی دنیا کے عظیم کھلاڑیوں میں شمار ارجنٹائنا کے کپتان لیونل میسی نے بین الاقوامی فٹبال سے اچانک ریٹائرمنٹ کا اعلان کر کے پوری دنیا کو حیران کر دیا۔ میسی اب ارجنٹائنا کی قومی ٹیم میں دوبارہ کھیلتے ہوئے نظر نہیں آئیں گے۔ 2026 کا عالمی کپ فائنل ان کے بین الاقوامی کیریئر کا آخری میچ ثابت ہوا ہے، جہاں ارجنٹائنا کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ میسی نے اپنے آفیشیل انسٹاگرام اکاؤنٹ پر ایک جذباتی پوسٹ شیئر کرتے ہوئے اپنے 21 سالہ شاندار بین الاقوامی سفر کو الوداع کہنے کی اطلاع دی۔ میسی نے اپنے پیغام میں لکھا کہ عالمی کپ فائنل کے بعد کافی سوچنے اور غور کرنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ قومی ٹیم کو الوداع کہنے کا یہی صحیح وقت ہے۔ میسی نے کہا کہ ''یہ فیصلہ لیتے ہوئے میری روح کو گہری چوٹ پہنچی ہے، لیکن میں مطمئن ہوں کہ میں نے اس جرسی کے لیے اپنی پوری طاقت جھونک دی۔ نہ صرف ان برسوں میں جب ارجنٹائنا نے سب کچھ جیتا، بلکہ اس سے پہلے کے مشکل دور میں بھی کبھی ہمت نہیں ہاری۔'' میسی نے اپنی پوسٹ میں نوجوان کھلاڑیوں کو موقع دینے کی بات بھی کہی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ''میرے پاس اب دینے کے لیے مزید کچھ باقی نہیں ہے۔ ملک میں کئی باصلاحیت نوجوان کھلاڑی ابھر رہے ہیں جو اس جگہ کے حقدار ہیں۔'' میسی نے گزشتہ 21 برسوں کے دوران ملنے والی حمایت کے لیے شائقین، خاندان، تمام کوچز اور ساتھی کھلاڑیوں کا شکریہ بھی ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ اب وہ میدان کے اندر سے نہیں، بلکہ باہر ایک عام مداح کی طرح اچھے اور برے دونوں وقت میں ٹیم کا حوصلہ بڑھائیں گے۔ میسی نے یہ بھی انکشاف کیا کہ انہوں نے یہ الوداعی خط فائنل کے 2 دن بعد یعنی 21 جولائی کو ہی لکھ لیا تھا اور خاندانی حالات کے بعد وہ اپنے اس فیصلے کے بارے میں پوری طرح پُرعزم ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ لیونل میسی نے اپنے 21 سالہ بین الاقوامی کیریئر میں ارجنٹائنا کے لیے بہت سی کامیابیاں حاصل کیں اور کھیل کی تاریخ میں ایک لازوال لیجنڈ کے طور پر رخصت ہوئے۔ انہوں نے اپنے بین الاقوامی کیریئر میں مجموعی طور پر 207 میچ کھیلے اور 125 گول کیے۔ علاوہ ازیں 68 گول میں معاونت بھی ان کے نام درج ہے۔ کیریئر کے آغاز میں قومی ٹیم کے ساتھ بڑے ٹورنامنٹ نہ جیتنے کے لیے تنقید کا سامنا کرنے کے باوجود میسی نے 2021 کوپا امریکہ، 2022 فائنالسیما، 2022 فیفا عالمی کپ اور 2024 کوپا امریکہ میں ٹیم کو فتح دلا کر ارجنٹائنا کے 28 سالہ بین الاقوامی ٹرافی کی خشک سالی کو بھی ختم کیا۔

سندھ آبی معاہدہ: 'یہ عدالت کے دائرۂ اختیار میں نہیں'، عالمی عدالت کا فیصلہ ہندوستان نے کیا نامنظور

نئی دہلی: ہندوستان نے سندھ آبی معاہدہ پر ہیگ میں واقع 'پرمانٹ کورٹ آف آربیٹریشن' کے فیصلہ کو مسترد کر دیا ہے۔ ہندوستان نے اس عدالت کو ہی 'غیر قانونی طریقے سے تشکیل کردہ' قرار دیا اور کہا کہ اس کے فیصلہ سے ہندوستان کے خود مختار اقدامات یا جاری منصوبوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ سندھ آبی معاہدہ کو روک کر رکھنے کا ہندوستان کا فیصلہ نافذ رہے گا۔ وزارت خارجہ نے ثالثی کر رہی ایجنسی کے اس فیصلہ کو مسترد کر دیا، جس میں کہا گیا تھا کہ معاہدہ اب بھی نافذ ہے اور ہندوستان سے جموں و کشمیر میں ایک پن بجلی منصوبے پر کام محدود کرنے کو کہا گیا تھا۔ عالمی بینک کی قیادت میں ہونے والی اس سماعت کو دوٹوک انداز میں مسترد کرتے ہوئے ہندوستان نے کہا کہ نام نہاد 'کورٹ آف آربیٹریشن' کے پاس ہندوستان کے خود مختار فیصلوں پر کوئی فیصلہ سنانے کا دائرۂ اختیار نہیں ہے۔ وزارت خارجہ نے یہ بھی کہا کہ ''سندھ آبی معاہدے کو معطل رکھنے کا ہندوستان کا فیصلہ نافذ رہے گا۔'' قابل ذکر ہے کہ ہیگ میں موجود 'پرمانٹ کورٹ آف آربیٹریشن' نے پیر کے روز ہی کہا کہ ہندوستان کو پاکستان کے ساتھ پانی کی تقسیم کے اس معاہدے کی پابندی کرنی چاہیے، جسے اس نے دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کے باعث روک دیا تھا۔ ساتھ ہی عدالت نے کہا کہ ہندوستان کو کشمیر کے علاقے میں بنائے جا رہے ہائیڈرو الیکٹرک پلانٹ پر کام بھی محدود کرنا چاہیے۔ عدالت کے مطابق سندھ آبی معاہدہ پوری طرح نافذ ہے، کیونکہ ہندوستان کے پاس اس معاہدے کو ختم کرنے یا روکنے کی کوئی مناسب وجہ نہیں تھی۔ عدالت نے سماعت کے دوران واضح لفظوں میں کہا کہ عالمی بینک کی جانب سے مقرر کیا گیا ایک غیر جانب دار ماہر جولائی 2027 تک یہ طے کرے گا کہ ہمالیائی علاقے میں ہائیڈرو الیکٹرک پلانٹ کی تعمیر معاہدے کے مطابق ہے یا نہیں۔ پاکستان کا مطالبہ مانتے ہوئے عدالت نے کہا کہ غیر جانب دار ماہر کے فیصلے کے 90 دن بعد تک ہندوستان کو راتلے ہائیڈرو الیکٹرک پلانٹ میں مقررہ سطح سے اوپر ڈیم کی دیوار اور پاور ان ٹیک اسٹرکچر بنانے کی اجازت نہیں ہوگی۔

'مودی جی نے ایک ایسا منصوبہ لانچ کیا ہے جس میں عوام کے حصہ میں زہر اور اڈانی کے حصہ میں امرت آئے گا'

کانگریس نے مرکزی حکومت کے 'سمندر منتھن یوجنا' کو عوام مخالف ٹھہراتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے صرف پی ایم مودی کے دوست اڈانی کو فائدہ پہنچے گا۔ کانگریس جنرل سکریٹری جئے رام رمیش نے اس بارے میں اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر لکھا ہے کہ ''پی ایم مودی نے اپنے دوست سرمایہ کار اڈانی کو فائدہ پہنچانے کے لیے ایک ایسی انوکھی سمندر منتھن یوجنا لانچ کی ہے، جس میں ملک کی عوام کے حصہ میں زہر اور اڈانی کے حصہ میں صرف امرت آئے گا۔'' ساتھ ہی وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ ''پبلک سیکٹر کی کمپنی او این جی سی کا بہترین ٹریک ریکارڈ ہے، لیکن اسے درکنار کر اڈانی کو فائدہ پہنچانے کے لیے 84084 کروڑ روپیوں کا یہ منصوبہ نافذ کیا گیا ہے، جس کے تحت سرکاری دولت کو ڈکار خسارے میں چل رہی اڈانی ویلسپن ایکسپلوریشن لمیٹڈ کو فائدہ پہنچایا جا رہا ہے۔'' مذکورہ باتوں کو سامنے رکھنے کے بعد جئے رام رمیش نے لکھا کہ ''کانگریس کا مطالبہ ہے کہ اس منصوبہ کو فوراً ختم کیا جائے، تیل اور گیس تلاش کرنے کے لیے یہ رقم او این جی سی کو دی جائے۔'' انھوں نے اس بارے میں کانگریس لیڈر شکتی سنگھ گوہل کے ذریعہ کی گئی پریس کانفرنس کی ویڈیو بھی شیئر کی ہے جس میں 'سمندر منتھن یوجنا' کی خامیاں ظاہر کی گئی ہیں۔ پریس کانفرنس میں گوہل نے بتایا ہے کہ 2005 میں اڈانی اور ویلسپن نے آئل-گیس کی تلاش کے لیے ایک مشترکہ منصوبہ بنایا۔ اس میں اڈانی گروپ کی 65 فیصد اور ویلسپن کی 35 فیصد حصہ داری ہے، لیکن یہ کمپنی خسارے میں چل رہی ہے۔ ایسے میں ایک نیا منصوبہ بنایا گیا 'سمندر منتھن یوجنا'۔ اس منصوبہ کے بعد کمپنی کے ایم ڈی لکھتے ہیں کہ مودی حکومت کے اس منصوبہ سے ہم چھلانگ لگا کر آگے بڑھنے جا رہے ہیں۔ ظاہر ہے اس منصوبہ کا فائدہ اڈانی-ویلسن گروپ کو ملنے جا رہا ہے۔

'چین نے گلیشیئر سے متعلق فراہم نہیں کی صحیح اطلاع' نیپال کا الزام

نیپال میں آئے اچانک سیلاب کے نتیجے میں اموات کی تعداد مسلسل بڑھتی جا رہی ہے۔ خبر کے مطابق تقریباً 3000 افراد لاپتہ ہیں۔ چین اور نیپال کے درمیان سیلاب کے حوالے سے ڈاٹا شیئر کرنے پر اختلاف ہے۔ مئی میں نیپال کی راجدھانی کاٹھمنڈو میں نیپال اور چینی حکام کے درمیان قدرتی آفات کے خطرات سے نمٹنے کے لیے میٹنگ ہوئی تھی۔ اس میٹنگ کے 3 ماہ بعد 26 اگست کو نیپال-تبت سرحد پر گلیشیئر ٹوٹنے کی وجہ سے تباہ کن سیلاب آیا۔

سعودی عرب سے نئی دہلی آ رہی ایئر انڈیا کی فلائٹ میں

ٹشو پیپر پر لکھا ملا 'بم'، احمد آباد میں ہوئی ایمرجنسی لینڈنگ

سعودی عرب کے دمام سے نئی دہلی آ رہی ایئر انڈیا کی فلائٹ میں پیر کے روز بم کی دھمکی ملنے کے بعد اسے احمد آباد ڈائیورٹ کر دیا گیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ طیارہ میں سوار عملہ کے ایک رکن کو ٹوائلٹ میں ایک ٹشو پیپر ملا، جس پر انگریزی میں 'بم' لکھا ہوا تھا۔ عملہ کے متعلقہ رکن نے فوراً اس کی اطلاع پائلٹ کو دی۔ حفاظتی ضوابط کے تحت پائلٹ نے احمد آباد ایئرپورٹ سے رابطہ کیا اور طیارے کو ہنگامی حالت میں اتارنے کی اجازت طلب کی۔ اس کے بعد ایئرپورٹ پر تمام ضروری ہنگامی خدمات کو فعال کر دیا گیا۔ طیارہ کے احمد آباد رنوے پر اترنے کے بعد اسے ایک الگ محفوظ مقام یعنی آئسولیشن بے میں لے جایا گیا۔ طیارہ میں تقریباً 32 مسافر سوار تھے۔ تمام مسافروں کو طیارہ سے بحفاظت اتار کر ایئرپورٹ بس کے ذریعہ ٹرمینل تک پہنچایا گیا۔ مسافروں کے سامان کو بھی الگ رکھا گیا اور اس کی جانچ کی گئی۔ سیکورٹی ایجنسیوں نے کسی بھی ممکنہ خطرے کے پیش نظر طیارہ کے آس پاس سیکورٹی گھیراؤ بنا دیا۔ ہنگامی لینڈنگ کے بعد طیارہ کی گہری جانچ شروع کی گئی۔ فائر بریگیڈ، مرکزی صنعتی سیکورٹی فورس یعنی سی آئی ایس ایف، بم ناکارہ بنانے والا دستہ اور دیگر امدادی ٹیمیں طیارہ کے پاس پہنچ گئیں۔ سیکورٹی افسران اور تکنیکی ٹیموں نے طیارے کے ہر حصے کی جانچ کی۔ سیٹوں سے لے کر کارگو ہولڈ تک کو دیکھا گیا۔ جانچ کے دوران طیارہ کے اندر کوئی مشتبہ چیز یا دھماکہ خیز مواد نہیں ملا۔ اس واقعہ میں کسی مسافر یا عملہ کے رکن کے زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ہے۔ طیارہ کی جانچ میں کچھ مشتبہ نہ ملنے کے بعد اب سیکورٹی ایجنسیاں یہ معلوم کرنے میں مصروف ہیں کہ ٹوائلٹ میں 'بم' لکھا ٹشو پیپر کس نے چھوڑا تھا۔ ساتھ ہی یہ بھی جانچ کی جا رہی ہے کہ ایسا کرنے کے پیچھے مقصد کیا تھا۔ بہرحال، دھمکی آمیز پیغام ملنے کے بعد طیارہ کو احمد آباد اتارنے سے لے کر مسافروں کو بحفاظت باہر نکالنے اور طیارے کی جانچ تک سیکورٹی پروٹوکول پر عمل کیا گیا۔ فی الحال جانچ کا مرکز اس نوٹ کو چھوڑنے والے شخص اور اس کے مقصد پر ہے۔

روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
01 Sept. 2026

ورقِ تازہ

اداریہ — 01 Sept. 2026

گلوبل وارمنگ کے سنگین نتائج

قدرت جب اپنے مقررہ قوانین میں انسانی مداخلت پر ردعمل دیتی ہے، تو اس کا غضب کسی بھی جغرافیائی حد کو تسلیم نہیں کرتا۔ ۲۶/اگست کی صبح نیپال اور چین کی سرحدی پٹی پر رونما ہونے والا جغرافیائی المیہ دراصل فطرت کی اسی بے رحم وارننگ کا ایک لرزہ خیز نمونہ ہے۔ ایک ایسا دن جس کا آغاز معمول کے مطابق ہوا تھا، چند ہی لمحوں میں سیکڑوں انسانوں کے لیے موت کا پیغام بن گیا۔ ۶۷۰/سے زائد انسانی جانوں کا ضیاع اور ۳۰۰۰/سے زائد افراد کی گمشدگی اس بات کی گواہی دے رہی ہے کہ پہاڑوں کا سکوت جب ٹوٹتا ہے تو وہ کتنی ہولناک تباہی لاتا ہے۔ اس سانحے کی سائنسی اور ارضیاتی نوعیت نے دنیا بھر کے ماہرین کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ تباہی کے وقت عالمی زلزلہ پیما آلات نے پانچ اعشاریہ دو شدت کے جھٹکے ریکارڈ کیے، جنہیں ابتدا میں زیرِ زمین پلیٹوں کی حرکت سمجھا گیا۔ تفصیلی ارضیاتی تحقیقات کے بعد یہ انکشاف سامنے آیا کہ یہ ارتعاش کسی زلزلے کا نہیں، بلکہ باون سو میٹر کی بلندی پر موجود ایک وسیع و عریض پہاڑی حصے کے زمین بوس ہونے کا نتیجہ تھا۔ گلیشیئر کے نیچے موجود بنیادی چٹان اپنی ساخت کھو بیٹھی، اور برف اور پتھروں کا ایک ضخیم تودہ بارہ سو میٹر نیچے وادی میں آ گرا۔ پہاڑوں میں آنے والے روایتی سیلاب عموماً برفانی جھیلوں کے بھرنے اور پھر ان کے بند ٹوٹنے کے نتیجے میں آتے ہیں، جس میں بچاؤ کا کچھ نہ کچھ وقت مل جاتا ہے۔ اس حادثے نے تباہی کا ایک بالکل نیا اور خوفناک اسکرپٹ متعارف کرایا ہے۔ پہاڑ کا ایک بہت بڑا حصہ کسی درمیانی جھیل کے بنے بغیر سیدھا دریا میں جا گرا، جس نے پانی کے بہاؤ کو ایک بے قابو سونامی میں تبدیل کر دیا۔ محض ۳۰/منٹ کے قلیل وقت میں ترشولی دریا کی سطح نو میٹر تک بلند ہوگئی، اور زیریں علاقوں میں آباد بستیوں کو سنبھلنے کا ایک لمحہ بھی میسر نہ آسکا۔ اس بے پناہ آبی اور زمینی ریلے نے رسوا، نوواکوٹ اور دھادنگ جیسے اضلاع کا جغرافیہ ہی تبدیل کر دیا۔ صدیوں پرانے تجارتی راستے، جدید شاہراہیں اور ہنستی کھیلتی بستیاں چند منٹوں میں کیچڑ اور ملبے کے ڈھیر میں تبدیل ہوگئیں۔ یہ صورتحال جدید سائنس کے لیے ایک بہت بڑا چیلنج بن کر ابھری ہے، کیونکہ سیٹلائٹ کے ذریعے سطح پر موجود جھیلوں کی نگرانی تو ممکن ہے، لیکن ہزاروں میٹر بلندی پر پہاڑوں کے اندرونی ڈھانچے اور بنیادی چٹانوں کی کمزوری کا پیشگی اندازہ لگانا فی الحال انسانی استطاعت سے باہر ہے۔ اس بڑے انسانی المیے کے بعد عالمی برادری کی جانب سے ہنگامی اقدامات کا سلسلہ جاری ہے۔ خطے میں پھنسے دس ہزار متاثرہ خاندانوں کو ابتدائی تین ماہ تک خوراک اور طبی سہولیات فراہم کرنے کے لیے ۳۶/لاکھ ڈالر کی ہنگامی امداد مختص کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ملبے تلے دبے افراد کی تلاش کے لیے خصوصی ٹنل ریسکیو ٹیموں کو طلب کیا گیا ہے۔ خطرہ ابھی ٹلا نہیں ہے، کیونکہ دریا کے راستے میں گرنے والے بے پناہ ملبے نے ایک کچا اور غیر مستحکم ڈیم بنا دیا ہے، جس کے کسی بھی وقت ٹوٹنے سے مزید بڑی تباہی جنم لے سکتی ہے۔

تاریخی طور پر پہاڑی سلسلوں میں آباد لوگ بلندیوں پر محفوظ ڈھلوانوں پر اپنے گھر تعمیر کرتے تھے۔ عالمی حدت میں اضافے کے سبب جب بلندیوں پر موجود پانی کے قدرتی چشمے خشک ہونا شروع ہوئے، تو ان آبادیوں کو پینے کے پانی اور زراعت کی تلاش میں مجبوری کے تحت نیچے دریاؤں کی وادیوں کی طرف ہجرت کرنی پڑی۔ وادیوں کی جانب اس ہجرت کو جدید معاشی ترقی نے مزید تیز کر دیا ہے۔ دریاؤں کے کناروں پر بچھائے جانے والے سڑکوں کے جال اور بھاری سرمایہ کاری سے بننے والے پن چکی کے بڑے منصوبوں نے مزدوروں اور مقامی آبادی کو بالکل دریا کے نشیب میں لا بسایا ہے۔ روزگار اور پانی کی دستیابی نے انسانوں کو ایک ایسے خطرناک مقام پر لا کھڑا کیا ہے، جہاں پہاڑ سے گرنے والا ایک چھوٹا سا تودہ بھی ان کی مکمل بربادی کا سبب بن سکتا ہے۔ یہ واقعہ محض ایک پڑوسی ملک کی سرحد تک محدود نہیں، بلکہ ہندوکش ہمالیہ کے پورے خطے پر انحصار کرنے والے دو ارب دس کروڑ انسانوں کے لیے خطرے کی ایک تیز گھنٹی ہے۔ جب دنیا کا یہ عظیم ترین برفانی ڈھانچہ اپنی ساخت کھونے لگے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مستقبل میں پانی اور خوراک کا ایک سنگین عالمی بحران سر اٹھانے والا ہے۔ اس وسیع خطے میں جاری اندھا دھند تعمیراتی سرگرمیاں اس قدرتی عدم توازن کو مزید خطرناک بنا رہی ہیں۔ پڑوسی ممالک کی جانب سے تبت کے انتہائی حساس زلزلہ خیز خطے میں بنائے جانے والے دیوہیکل ڈیم صورتحال کی سنگینی میں بے پناہ اضافہ کر رہے ہیں۔ یارلنگ تسانگپو دریا پر ایک سو سولہ میٹر اونچے اور پانچ سو دس میگاواٹ صلاحیت کے حامل منصوبے کی تکمیل ارضیاتی اعتبار سے ایک انتہائی خطرناک قدم ہے۔ آٹھ سے زائد شدت کے زلزلے برداشت کرنے والے اس زون میں اگر کسی قدرتی آفت کے باعث اس کنکریٹ کے ڈھانچے کو نقصان پہنچتا ہے، تو زیریں علاقوں میں آنے والا سیلاب ناقابل تصور ہوگا۔ ہمالیہ کی یہ پکار جموں و کشمیر کے سرسبز پہاڑوں میں بھی شدت سے سنی جا رہی ہے۔ اعداد و شمار گواہی دیتے ہیں کہ وادی کا مشہور کولہائی گلیشیئر اپنے کل رقبے کا بائیس فیصد حصہ کھو چکا ہے۔ درجہ حرارت کے اس مسلسل اضافے نے پیر پنجال کے سلسلوں میں ماحولیاتی نظام کو بری طرح بگاڑ دیا ہے۔ جنگلات کا بے دریغ کٹاؤ اور ڈھلوانوں پر ہونے والی غیر محتاط تعمیرات نے اس خطے کے آبی وسائل کو ایک ایسے مقام پر پہنچا دیا ہے جہاں ذرا سی بے اعتدالی جہلم بیسن کے گنجان آباد علاقوں کو ڈبو سکتی ہے۔ کشمیر کی وہ بلند و بالا الپائن جھیلیں جو صدیوں سے وادی کی آبی سلامتی کی ضامن رہی ہیں، اب بقا کی جنگ لڑ رہی ہیں۔ گنگا بل اور الفاتھر جیسی درجنوں جھیلیں، جو برف کے پگھلے پانی کو ذخیرہ کر کے سال بھر زیرِ زمین پانی کی سطح برقرار رکھتی ہیں، موسمیاتی تبدیلیوں کے شدید دباؤ کا شکار ہیں۔ برف کی موٹائی کم ہونے اور بارشوں کا وقت بدلنے کی وجہ سے ان قدرتی آبی ذخائر کا توازن بگڑ چکا ہے، اور ان کی سائنسی نگرانی کا کوئی ٹھوس نظام تاحال موجود نہیں۔ پہاڑی سلسلوں میں ترقیاتی منصوبوں اور ماحولیاتی تحفظ کے درمیان ایک واضح اور سخت لکیر کھینچی جانی چاہئے۔ قدرتی آفات سیاسی سرحدوں کو تسلیم نہیں کرتیں، اس لیے ان برفانی جھیلوں کی سیٹلائٹ کے ذریعے مسلسل نگرانی، پیشگی اطلاع کا خودکار نظام اور تعمیراتی قوانین پر سختی سے عمل درآمد ناگزیر ہو چکا ہے۔ فطرت کو فتح کرنے کی ضد چھوڑ کر اس کے اصولوں کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کیے بغیر ان بلند و بالا پہاڑوں کے دامن میں انسانی بقا ناممکن ہے۔

بیٹا نامہ

راہ نما:

از: مبارک کاپڑی

پہلے کبھی ایک پچھلی نسل اور دوسری نئی نسل ہوا کرتی تھی اور اب تو نئی نسل میں جنریشن الفا سے جنریشن زیڈ تک کی تقسیم پائی جاتی ہے۔ نئی نسل کی ہر قسم میں برتری لڑکوں ہی کو حاصل ہے اور اپنے طرزِ عمل کی ترکیب و ترتیب وہی طے کرتے ہیں، محرّک وہی ہوتے ہیں اور لڑکیوں کو بھی کوئی ایجنڈا دے کر انھیں بھی اپنی ہر تحریک میں شامل کر لیتے ہیں۔ ہر جنریشن کا نت نیا نام ہونے کے باوجود جد و جہدِ حیات میں اب بھی لڑکا اور لڑکی کے معاملات جداگانہ ہیں۔ مثلاً آج بھی تمام ملک گیر بڑے بڑے مقابلہ جاتی امتحانات کے نتائج کے روز ہر اخبار کی ایک ہی سُرخی ہوتی ہے: ''لڑکیاں پھر آگے...'' اور اس طرح پورے معاشرے کا توازن پوری طرح بگڑتے جا رہا ہے۔

کیا اب وہ صبح کبھی نمودار ہوگی جو یہ نوید لے آئے کہ لڑکے بھی پڑھ رہے ہیں، اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہم قطعی مایوس نہیں ہیں مگر اس صبح کا سورج دیکھنے کے لئے ہمیں ہمارا نظریہ اور اُس سے زیادہ اپنا طریقۂ کار تبدیل کرنا ضروری ہے۔

کوشش: سب سے پہلے ہم مایوسی کے اندھیروں سے نکلیں اور یہ نہ سمجھیں کہ ہم لڑکوں کو تعلیم و اعلیٰ تعلیم کی جانب آمادہ کر ہی نہیں سکتے یا یہ کہ اس ضمن میں کچھ اس قدر بگاڑ پیدا ہو چکا ہے کہ اب یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ لڑکے اعلیٰ تعلیم کی دھارا سے جُڑ جائیں بلکہ اس آیت ربّانی پر یقین رکھیں کہ ''انسان کو وہی ملتا ہے جس کے لئے وہ کوشش کرتا ہے۔'' (سورہ نجم)

اصلاحِ معاشرہ: کسی بھی تحریک کا آغاز ہمیشہ اصلاحِ معاشرہ ہی سے ہوگا کیوں کہ معاشرے کے بگاڑ کے برقرار رہتے ترقی کا کوئی بھی خواب پورا نہیں ہو سکتا لہٰذا لڑکوں کے دل و دماغ میں اُٹھنے والے بغاوت کے شعلے ٹھنڈے پڑ سکتے ہیں اگر ہمارے گھروں کا ماحول درست ہو جائے۔

متوازی خطوط: ہمیں اس کی فکر کرنی ہے کہ آخر ہمارے ہر گھر میں ایسا کیوں دکھائی دے رہا ہے کہ باپ اور بیٹے بالکل متوازی خطوط کی طرح ساتھ ساتھ تو چلتے ہیں مگر کبھی ملتے نہیں، آخر یہ متوازی خطوط بنتے ہی کیوں؟ یہ دونوں کسی نقطے پر ملتے کیوں نہیں ہیں؟

کینسر: ہمارے گھروں میں 'انا' نام کی کینسر سے زیادہ مہلک ایک بیماری اس قدر کیوں پھیلی ہوئی ہے۔ باپ اور بیٹے میں جو سرد جنگ چلتی ہے اُس میں دونوں جس ہتھیار کا استعمال کرتے ہیں وہ ہے: انا۔ اس معاملے میں باپ یہ سمجھتا ہے کہ انا صرف اُس کی ہے، جذبات مجروح صرف اُسی کے ہوتے ہیں۔ بیٹا صرف بیٹا ہے اُسے سر جھکائے صرف سننا ہے۔ وہ سنتا ہے مگر ہر بے عزتی پر وہ اپنے باپ سے دُور دُور ہونے لگتا ہے۔

چراغ تلے اندھیرا: لڑکوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے ترغیب دینے کی تحریک اپنے گھر سے شروع ہونی چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ اساتذہ، اکابر اور دانشوروں کے ہاں ہی 'چراغ تلے اندھیرا' ہو۔ ایسی خبریں سُن کر اور پڑھ کر بڑا دکھ پہنچتا ہے کہ ہیڈ ماسٹر کے بیٹے نے ہی پورے محلّے میں ناک میں دم کر رکھا ہے یا کسی دانشور کا بیٹا ہی اسکول ڈراپ آؤٹ ہو چکا ہے۔

نفسا نفسی: ہمارے معاشرے کی ایک اور بڑی بیماری کا نام ہے: نفسا نفسی۔ ایک بار ہمارے تعلیمی بیداری مرکز پر ایک صاحب آئے اور کہنے لگے: کون کہتا ہے مسلمان لڑکے پڑھتے نہیں۔ میرے چار بیٹے ہیں تین بیٹے انجینئر بن چکے ہیں، یہ چوتھا ابھی جو میرے ساتھ آیا ہے یہ بھی انجینئر بننا چاہتا ہے اُس کی رہنمائی کے لئے میں آیا ہوں تا کہ چاروں بیٹے انجینئر۔ ہم نے اُن سے کہا جناب اپنے محلّے ہی میں نظر اُٹھا کر دیکھیئے وہاں چالیس لڑکے ایسے دکھائی دیں گے جو اِسٹو دُرست کر رہا ہے یا چھتری، رکشا چلا رہا ہے یا ٹھیلہ۔ ہماری قوم کا یہ بڑا المیہ ہے کہ ہماری زندگی کا محور ہے: ہم اور ہماری فیملی۔ ہم اپنی کامیابی کے گُر اپنے پڑوسی کو بھی بتانے کو تیار نہیں، رشتہ داروں سے بھی نہیں، محلّے میں بھی کسی سے نہیں۔

محلّہ تنظیمیں: آزادی کی ان ۸/دہائیوں میں ہماری قوم کو ایک عادت سی پڑ گئی ہے یہ کہنے کی ''آخر حکومت کیا کر رہی ہے؟ وہ اقلیتوں کے ساتھ انصاف کب کرے گی؟ ہمیں ہمارے جائز حق کب دلائے گی'' وغیرہ وغیرہ۔ حکومت اور سیاسی بازیگروں پر ۸۰/سال تک تکیہ کرنے کا نتیجہ ہم نے سچر کمیشن کی رپورٹ میں دیکھ لیا کہ ہم پچھڑی ذاتوں سے بھی زیادہ پچھڑ گئے۔ ہماری چند بڑی کوتاہیاں یہ رہیں کہ (الف) ہم اپنے معاشرے کی اصلاح کے بجائے حکومت اور دوسری قوموں کی 'سازشوں' کی شکایت کرتے رہے اور (ب) محلہ تنظیمیں قائم کرنے کے بجائے 'آل انڈیا' تنظیموں کے پیچھے دوڑے۔ لڑکوں کو اعلیٰ تعلیم سے جوڑنے اور جُڑے رہنے کے لئے اب ہمیں محلہ تنظیموں کو متحرک بنانا ہے اور اسکول/ کالج ڈراپ آؤٹ ہونے والے اور محلّوں کے بکڑ آباد کرنے والے لڑکوں کو تعلیمی دھارا سے جوڑنے کا کام جنگی پیمانے پر کرنا ہے۔

اُستاد ہی سرپرست: گاؤں گاؤں، شہر شہر، محلہ محلہ، گلی گلی کی خاک چھاننے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مسلمانوں کے ہر خاندان کو ایک کاؤنسلر کی ضرورت ہے جو اُن کی نفسیاتی تعلیمی و معاشرتی مسائل پر رہنمائی کر سکے۔ لہٰذا کاؤنسلنگ یا رہنمائی کو ہمارے معاشرے میں عام کرنے کی ضرورت ہے۔ رہنمائی کے اجلاس ہر محلے میں مسلسل منعقد ہوتے رہیں اور اُن سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمارا ہر ٹیچر روزانہ ایک گھنٹہ کسی بلڈنگ، چال میں جا کر طلبہ و طالبات کی تعلیمی و نفسیاتی رہنمائی کرے اور اُس کے لئے حکومت کے کسی جی آر کا انتظار نہ کرے۔ لڑکوں کے ڈراپ آؤٹ کی بناء پر مسلم قوم کے حالات بالکل دھماکہ خیز موڑ پر پہنچ چکے ہیں اس لئے تعلیمی جہاد میں اساتذہ کو عملی طور پر متحرک ہونا اب لازمی ہے۔

والدین کی بے خبری: لڑکے اعلیٰ تعلیم کے ضمن میں سنجیدہ نہیں ہیں اِس کی ایک بڑی وجہ بلا شبہ والدین کی بے صبری اور غیر دُور اندیشی ہے۔ کم از کم والدین اعلیٰ تعلیم کی اہمیت کو سمجھیں کہ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ اس ضمن میں والدین کی رہنمائی کے اجلاس ہر ہفتے نہ سہی البتّہ ماہانہ ہونا بالکل ضروری ہیں اور انہیں واضح طور پر سمجھایا جائے کہ (الف) زندگی میں قلیل مدّتی فائدوں کے پیچھے اپنے بچّوں کو وہ خود دوڑا رہے ہیں (ب) اپنے بیٹوں پر، گھر میں چولہا جلنے کا ایندھن، یہ لیبل والدین نے لگایا ہے (ج) ہر بچّہ تن آسانی چاہتا ہے البتّہ بڑی آسانی سے اور بڑی جلدی کمانے کے لئے آمادہ والدین ہی کرتے ہیں۔ لہٰذا بیٹے اعلیٰ تعلیم حاصل نہیں کر رہے اِس کے براہ راست ذمہ دار والدین قرار پا رہے ہیں۔

سوشل میڈیا: دو دہائی قبل سوشل میڈیا کی آمد ہوئی اور اب لگ بھگ پوری نوجوان نسل اس کی اسیر ہے۔ ایک بڑی اکثریت پر اُس کا نشہ بھی چھایا ہوا ہے۔ زندگی اور اُس کے ہر پہلو کی ترتیبیں تہہ و بالا ہو چکی ہیں۔ الفا سے لے کر زیڈ تک سبھی جنریشن اُسے حرفِ آخر بھی سمجھنے لگی ہیں۔ اب اس مکمل تبدیل شدہ منظر نامے کا تقاضہ یہ ہے کہ لڑکوں کو تعلیم، تربیت، ذمہ داری اور ارتکاز پر آمادہ کرنے کے لیے ہمارے روّیے میں کچھ اہم تبدیلیاں کرنی ہوں گی۔ سوشل میڈیا کے مثبت استعمال سے دانستہ یا جبراً روک کر ہم مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کر سکتے۔ اختلاف رائے کی گنجائش کے لیے والدین کو کھُلے دل سے تیار رہنا ہے۔

گفتگو: ہمارے گھروں میں آج والدین اور خصوصاً بیٹوں کے ساتھ ربط، تبادلۂ خیال (یا ڈائیلاگ) کی بڑی کمی ہے۔ والدین جس بیٹے پر شرمیلا، غصہ ور، کم گو وغیرہ وغیرہ لیبل لگاتے ہیں اِس بیٹے کو نکڑوں پر جا کر دیکھیں تو وہ حیرت زدہ رہ جائیں گے کہ وہی بیٹا وہاں اپنے دوستوں کے ساتھ کس قدر دل کھول کر ہنستا ہے، ہر بحث میں حصہ لیتا ہے۔ ایک الگ ہی روپ دیکھنے ملے گا وہاں اپنے بیٹے کا! اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ کے بیٹے میں بنیادی کوئی نقص نہیں ہے، وہ شرمیلا، کم گو، غصہ ور وغیرہ کچھ نہیں ہے نقص گھر کے ماحول میں ہے۔ گھر میں اُسے تبادلۂ خیال، اپنی بات کہنے وغیرہ کی کوئی آزادی نہیں ہے۔ والدین کے پاس اپنے بیٹے کی بچکانہ بے سر و پا اور بکواس سننے کے لئے وقت بھی نہیں ہے، اُس کے دوستوں کے پاس وہ ہے۔

ذمہ داری سے نہ بھاگیں: والدین یہ بھی سوچیں کہ والدین بچّوں کی تربیت کی مشقت سے بری ذمہ ہونے کے لئے کہیں بہت جلد اپنے بچّوں پر اس طرح لیبل تو نہیں لگا رہے مثلاً (الف) بچّے نے معمولی ضد کی تو اُسے نافرماں بردار قرار دیا (ب) شرارت کی تو اُسے آوارہ قرار دیا (ج) کسی ایک مضمون میں فیل ہوا تو اُسے کند ذہن کہہ دیا (د) کتابیں/ بیاضیں وغیرہ کی بے ترتیبی پر پاس پڑوس کے لوگوں کو کہہ دیا کہ اُن کے بیٹے جیسا غیر ذمہ دار بیٹا کوئی نہیں اور (ہ) ہر بار اپنے بیٹے کے تعلق سے بات کرتے وقت یا تو اپنا سر پکڑ لیا یا ''اللہ پناہ، خدا پناہ، خدا بچائے اس سے، اس کا تو اللہ ہی حافظ ہے'' وغیرہ وغیرہ کلمات استعمال کرتے رہے! والدین کی یہ ساری حرکات اپنی ذمہ داریوں سے بچنے کے لئے ہی ہوتی ہیں اور کچھ نہیں!

خواتین و حضرات! آپ کے بیٹوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے راغب کرانے کے لیے ضرورت ہے ہماری مثبت فکر، واضح ویژن یا دُور اندیشی، اور بیٹوں کے تعلق سے اپنے مفروضات و نظریات کو مکمل تبدیل کرنے کی! اور پھر وہ صبح یقیناً آئے گی جب بیٹے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں گے اور سماج کا بگڑا توازن پھر سنبھل جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سکول ٹیچر کی حاضر دماغی کی بدولت سیلاب آنے سے چند منٹ قبل 900 بچوں کی جانیں بچا لی گئیں

اشوک دہال، کمال پریار

نیپال میں ایک ہیڈ ٹیچر نے سیلابی ریلا آنے سے صرف 10 منٹ پہلے 900 طلبہ کو محفوظ مقام پر منتقل کرکے ان کی جانیں بچائیں۔ نیپال کے نوواکوٹ کے تری بھوون تریشولی سیکنڈری سکول کے پرنسپل راجیندر داؤدی نے بی بی سی کو بتایا کہ انھیں مقامی وقت کے مطابق صبح نو بج کر 10 منٹ پر چار فون کالز موصول ہوئیں جن میں اس قدرتی آفت سے خبردار کیا گیا تھا۔ یہ جانتے ہی انھوں نے فوراً سکول خالی کرانے کا فیصلہ کیا اور بچوں سے کہا کہ وہ اونچی جگہ کی طرف بھاگ جائیں۔ جبکہ طلبہ سے بھری بسوں کو بھی واپس مڑ کر علاقے سے نکل جانے کا حکم دیا۔ راجیندر داؤدی نے کہا 'اگر ہم نے فوری فیصلہ نہ کیا ہوتا اور 10 منٹ کی بھی تاخیر ہو جاتی تو آج نہ طلبہ اور نہ ہی میں آپ سے بات کرنے کے قابل ہوتے۔' یاد رہے کہ گذشتہ ہفتے نیپال میں اس اچانک آنے والے سیلاب میں اب تک کم از کم 919 افراد جان کی بازی ہار چکے ہیں۔ چند منٹ کے دوران چار مختلف افراد کی جانب سے ملنے والی وارننگز سے سکول کے پرنسپل راجیندر کو اندازہ ہو گیا کہ خطرہ بہت قریب ہے۔ انھوں نے بتایا کہ 'ایک سٹوڈنٹ کے والد میرے پاس آئے اور کہا کہ بڑا سیلاب آنے والا ہے، میں اپنی بیٹی کو لینے آیا ہوں اور اسے ساتھ لے جاؤں گا۔' ان کا کہنا تھا کہ 'والدین کسی بڑی وجہ کے بغیر اس طرح عجلت میں نہیں آتے اس لیے مجھے یقین ہو گیا کہ بچوں کو نکالنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں کرنی چاہیے۔' میں نے فیصلہ کیا کہ اب مزید انتظار نہیں کیا جا سکتا۔ اگر سیلاب نہ بھی آتا تو زیادہ سے زیادہ ایک دن کی پڑھائی متاثر ہوتی۔ مجھے فخر ہے کہ ہم اتنی جانیں بچانے میں کامیاب رہے۔' بدھ کو اس سیلاب نے نیپال کے بعض علاقوں میں بڑے پیمانے پر تباہی مچائی۔ اس آفت کے نتیجے میں کم از کم 2426 افراد لاپتہ ہیں جبکہ سکول کی عمارت مٹی اور ملبے تلے دب گئی۔ راجیندر داؤدی نے بتایا کہ پانی کا ریلہ اتنی تیزی سے آیا کہ دریا سے تقریباً 100 میٹر (328 فٹ) دور واقع ہاسٹل کی عمارت بھی دیکھتے ہی دیکھتے اس کی لپیٹ میں آ گئی۔ ابتدا میں بہت سے طلبہ کو اندازہ نہیں ہوا کہ صورتحال کتنی سنگین ہے۔ 16 سالہ طالبہ یونیشا اماتیا نے کہا کہ وہ اور ان کی دوستیں سیلاب آنے سے چند لمحے پہلے ہی محفوظ مقام تک پہنچنے میں کامیاب ہوئیں۔ انھوں نے بی بی سی کو بتایا کہ 'میں اور میری دوستیں صرف 10 سیکنڈ کے فرق سے بچ گئیں۔' 'سیلاب آنے سے ذرا پہلے ہم کلاس میں پڑھ رہے تھے۔ اساتذہ ایک جگہ جمع تھے اور ابتدا میں انھیں بھی معلوم نہیں تھا کہ کیا ہوا ہے۔ پانچ منٹ بعد اساتذہ آئے، انھوں نے ہمیں سیلاب کے بارے میں بتایا اور فوراً گھر جانے کو کہا۔' انھوں نے کہا کہ آفت کے بارے میں سن کر ایک طالب علم بے ہوش ہو گیا تھا لیکن ابتدا میں بہت سے لوگوں نے خطرے کی شدت کو کم سمجھا اور ان ہم جماعتوں کا انتظار کرتے رہے جو ریاضی کی کلاس میں تھے۔

یونیشا اور ان کی دوستیں سکول کے پیچھے موجود ایک باہر نکلنے کے راستے سے پہاڑی کی جانب چڑھ گئیں۔ وہ کہتی ہیں کہ 'میں تیزی سے چل نہیں سکتی تھی اور میری دوستوں نے پہاڑی پر چڑھنے میں میری مدد کی۔ ہم نے اس وقت محفوظ علاقوں تک پہنچنے کی پوری کوشش کی۔ ہم سکول کے پچھلے حصے سے ایک تنگ سیڑھی کے ذریعے نکلے۔ پلک جھپکتے ہی میری آنکھوں کے سامنے پورا بازار بہہ گیا۔' اگر میرے جوتوں کی گرفت اچھی نہ ہوتی تو میں گر جاتی اور طلبہ اور دوسرے لوگ محفوظ مقام تک پہنچنے کے لیے ایک دوسرے کو دھکے دیتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ جن لوگوں نے بظاہر دوسرے راستے سے نکلنے کا انتخاب کیا، وہ سیلابی ریلے میں بہہ گئے۔' پہلے پہل طلبہ اور اساتذہ چند سو میٹر اوپر ایک محفوظ مقام پر منتقل ہوئے جس کے بعد وہ ایک پڑوس میں واقع گاؤں کی جانب روانہ ہوئے۔ سڑکیں منقطع ہونے اور آمد و رفت متاثر ہونے کے باعث ان میں سے بہت سے افراد دو راتوں تک پھنسے رہے یہاں تک کہ امدادی کارروائیاں ان تک پہنچ سکیں۔ پرنسپل اور یونیشا، جو دونوں سکول سے دریا کے اُس پار رہتے ہیں، بالآخر ہیلی کاپٹر کے ذریعے اپنے آبائی گاؤں واپس پہنچائے گئے۔ دوسری جانب والدین اپنے بچوں اور رشتہ داروں سے رابطہ کرنے کی بے تاب کوششیں کر رہے تھے۔ یونیشا کی والدہ سبینا کماری شریستھا کا کہنا ہے کہ انھوں نے بار بار اپنی بیٹی اور شوہر دونوں کو فون کرنے کی کوشش کی لیکن کسی سے بھی رابطہ نہ ہو سکا۔ ان کے شوہر یوو راج اماتیا فوری طور پر سکول کی جانب روانہ ہو گئے۔ انھوں نے کہا کہ 'سیلاب کی خبر پھیلنے کے فوراً بعد میں نے اپنی بیٹی کے نمبر پر فون کرنے کی کوشش کی لیکن اس سے رابطہ نہیں ہو سکا، پھر میں خوفزدہ ہو گیا۔' چند ہی منٹوں میں میں اپنی بیٹی کے سکول کی طرف دوڑ پڑا اور تریشولی بازار مکمل طور پر سیلابی ریلے کی زد میں آ چکا تھا تب مجھے لگا کہ میری بیٹی اب زندہ نہیں رہی۔ میں بہت زیادہ خوفزدہ ہو گیا، میں نے اپنا سکوٹر روک دیا، ہر طرف سیلاب تھا لیکن میں اپنی بیٹی کے بغیر واپس جانے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے تک انھیں یہ معلوم نہیں تھا کہ آیا ان کی بیٹی زندہ ہے یا نہیں اور وہ مسلسل اسے فون کرتے رہے لیکن رابطہ نہ ہو سکا۔ پھر آخر کار فون ملا اور یونیشا نے کال وصول کر لی۔ انھوں نے کہا کہ 'آخر کار میری بیٹی نے میری کال اٹھائی اور میں خود پر قابو نہ رکھ سکا، پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ میرے ساتھ موجود دو رشتہ دار بھی رو پڑے اور انھوں نے مجھے گلے لگا لیا۔' یونیشا اُس لمحے کو یاد کرتے ہوئے آبدیدہ نظر آئیں۔ انھوں نے کہا کہ 'پہاڑی کی چوٹی پر پہنچنے کے بعد مجھے اپنے والد کی کال موصول ہوئی۔ وہ رو رہے تھے اور اُس وقت میں ایک لفظ بھی نہ بول سکی۔' گھر پر ان کے اہلِ خانہ ان کی واپسی کا بے چینی سے انتظار کر رہے تھے۔ ان کی والدہ نے کہا کہ 'میری چھوٹی بیٹی بھی سو نہیں سکی۔ لیکن تین دن بعد (جمعے کو) اسے دیکھ کر مجھے بہت اچھا محسوس ہوا، میں بہت خوش اور مطمئن ہوں۔' یونیشا کا کہنا ہے کہ اب وہ اپنے مستقبل کے بارے میں سوچ رہی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ 'اب مجھے اپنی مزید تعلیم کی فکر لاحق ہے۔' 'اگر مجھے اپنا سکول تبدیل کرنا پڑا تو مجھے اپنے پرانے دوستوں سے بچھڑنا پڑے گا اور نئے دوست بنانے میں مشکلات کا سامنا ہوگا۔ میں اپنی مزید تعلیم کے بارے میں افسردہ ہوں۔' دوسری جانب سکول پرنسپل کا کہنا ہے کہ سائرن اور انخلا کے انتظامات پر مشتمل بہتر انتباہی نظام مقامی لوگوں کو جلد ردِعمل دینے میں مدد دے سکتے تھے۔ تاہم ان کا ماننا ہے کہ فوری عمل کرنے کے فیصلے نے ایک بڑے سانحے کو روک دیا۔ 'اگر میں نے پیریڈ ختم ہونے کے بعد سکول بند کرنے کا فیصلہ کیا ہوتا تو شاید کچھ بھی باقی نہ بچتا، صرف صبح 9:30 بجے سکول کی گھنٹی بج رہی ہوتی۔'

(بی بی سی اردو)

سونیا گاندھی کی کتاب پر تنازع اور انڈیا کی سیاست سے جڑے رازوں سے پردہ اٹھنے کی توقع

سوتک بسواس

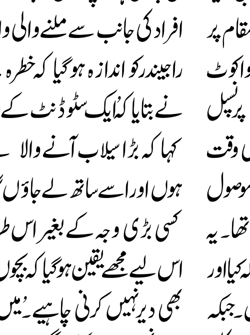

1998 میں جب سونیا گاندھی کانگریس کی صدر بنی تھیں تو وہ ایک غیر متوقع اور پراسرار سیاسی رہنما تھیں۔ سابق وزیراعظم راجیو گاندھی کی اطالوی نژاد بیوہ سونیا گاندھی نے انڈیا کی تاریخ میں سب سے اہم کردار ادا کرنے والی جماعت کی صدارت سنبھالنے سے قبل کئی سال تک یہ کوشش کی کہ وہ سیاست سے دور رہیں۔ انڈیا ٹوڈے میگزین نے ایک زمانے میں سونیا گاندھی کے بارے میں لکھا تھا کہ وہ اپنی پارٹی کے لوگوں کے لیے ایک معمہ اور پیچیدہ شخصیت ہیں جو 'سکیورٹی حصار میں دنیا سے الگ رہتی ہیں اور کم غیر ملکی لہجے میں مختصر جملوں میں بات کرنے والی خاتون ہیں'، تاہم اس خاموشی کے پیچھے میگزین کو ایک ایسی سیاست دان نظر آئی جو طاقت کے داؤ پیچ سیکھ رہی تھیں۔ میگزین نے لکھا کہ 'وہ مختلف آرا سنتی ہیں، معلومات اکٹھی کرتی ہیں اور پھر اپنا ذہن بناتی ہیں۔ میگزین نے لکھا کہ کسی کو فیصلہ سازی کے عمل سے دور نہیں رکھا جاتا اور کسی کی آواز کو دبایا نہیں جاتا لیکن آخر میں ہوتا وہی ہے جو سونیا گاندھی کہتی ہیں۔' تقریباً تین دہائیوں اور ایک ایسے سیاسی سفر کے بعد جس نے انھیں کانگریس کی سب سے طاقتور شخصیت بنایا، سونیا گاندھی اب اپنی سوانح حیات سنانے جا رہی ہیں۔ 79 سالہ سونیا گاندھی کی کہانی غیر معمولی ذاتی دکھوں سے بھرپور ہے۔ اندرا گاندھی کو جب ان کے محافظوں نے گولی ماری تو انھیں ہسپتال سونیا گاندھی ہی لے کر گئی تھیں جبکہ سات سال بعد سونیا کے شوہر راجیو گاندھی بھی ایک خودکش حملے میں قتل کر دیے گئے تھے۔ ان کی خودنوشت 'بیلونگنگ: اے جرنی آف لو' نومبر میں برطانیہ میں ولیم کولنز جبکہ امریکہ میں الفرڈ اے کنوف نامی ادارہ شائع کرنے جا رہا ہے اور انڈیا میں ابھی سے اس کا چرچا ہو رہا ہے۔ امریکی ادارے کے ذریعے ایک بیان میں سونیا گاندھی نے کہا ہے کہ وہ چاہتی ہیں کہ 'یہ کتاب ان کی زندگی کے ان اہم لمحات کی گواہی دے جن میں خوشی اور دکھ دونوں شامل ہیں۔' ولیم کولنز کے مطابق کتاب کا آغاز 1965 میں اس وقت سے ہوتا ہے جب کیمبرج کی 19 سالہ اطالوی طالبہ سونیا انڈیا کے پہلے وزیر اعظم جواہر لعل نہرو کے نواسے راجیو گاندھی کی محبت میں گرفتار ہوئیں۔ پبلشر کا کہنا ہے کہ اس چشم کشا کتاب میں کم گو سونیا گاندھی نے اٹلی کے ایک چھوٹے سے قصبے میں گزارے جانے والے بچپن سے انڈین سیاست کے دل تک پہنچنے والے غیر متوقع سفر پر کھل کر بات کی ہے۔ لیکن اس کتاب کی وجہ سے انڈیا میں ابھی سے ایک تنازع اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ ایسی خبریں سامنے آئی ہیں کہ پنگوئن رینڈم ہاؤس انڈیا نے کتاب میں تبدیلیوں کا مطالبہ کیا ہے جس کے بعد کانگریس رہنماؤں نے الزام عائد کیا ہے کہ پبلشر کو سیاسی دباؤ کا سامنا ہے کہ موجودہ حکومت کی تنقید پر مبنی کتاب کے حصوں کو بدلا جائے۔ پنگوئن نے اس کے جواب میں کہا ہے کہ وہ کتاب شائع کرنے کی خواہش رکھتا ہے اور بات چیت جاری ہے۔ قارئین کو اس کتاب میں ایک نوجوان، غیر ملکی خاتون کی انڈیا کی سب سے طاقت ور سیاسی خاندان میں شادی سے زیادہ معلومات کی تلاش ہو گی۔ انھیں انڈین سیاست کے چند اہم سوالوں کے جواب کی تلاش ہو گی جیسا کہ سونیا گاندھی کو سیاست میں کیا چیز کھینچ لائی؟ اور جب 2004 میں کانگریس اقتدار میں لوٹی تو پردے کے پیچھے کیا ہو رہا تھا؟ سب سے بڑا معمہ یہ ہے کہ پارٹی اور اتحادیوں کی حمایت کے باوجود سونیا نے وزارت عظمیٰ کا عہدہ خود کیوں نہیں لیا اور منموہن سنگھ کو کیوں چنا؟ کیا انھیں اس بات کا خوف تھا کہ غیر ملکی ہونے کی وجہ سے کانگریس حکومت کو نقصان پہنچ سکتا ہے؟ صحافی نیرجا چوہدری کہتی ہیں کہ میرے خیال میں یہ سب سے بڑا سوال ہے کیوں کہ سونیا با آسانی وزیر اعظم بن سکتی تھیں۔ انھیں پارٹی اور اتحادیوں کی مکمل حمایت حاصل تھی اور انڈیا کے صدر کے دفتر کی جانب سے ایک خط تیار ہو چکا تھا جس میں انھیں حکومت بنانے کی دعوت دی جانی تھی۔ سابق کانگریس رہنما اور وزیر خارجہ نٹور سنگھ نے اپنی سوانح عمری میں لکھا کہ راہل گاندھی اپنی والدہ کے وزیر اعظم بننے کے مخالف تھے کیوں کہ انھیں خوف تھا کہ ان کے ساتھ وہی ہو گا جیسا ان کی دادی اندرا گاندھی اور والد راجیو گاندھی کے ساتھ ہوا۔ انھوں نے لکھا کہ راہل نے کہا کہ وہ اپنی والدہ کو روکنے کے لیے کسی حد تک جا سکتے ہیں تو کیا سونیا گاندھی کی کتاب اس غیر معمولی فیصلے پر روشنی ڈالے گی یا کوئی نئی کہانی سامنے آئے گی؟ وجہ جو بھی رہی ہو، سونیا کے اس فیصلے نے انڈیا کی سیاست کو تبدیل کر دیا لیکن یہ فیصلہ ایک بڑے معمے کا صرف ایک حصہ ہے کہ سونیا گاندھی نے سیاست میں قدم رکھنے کا فیصلہ کیوں کیا تھا؟

بہت سال تک سونیا نے سیاست سے دوری رکھی۔

1991 میں راجیو گاندھی کی موت کے بعد کافی عرصہ وہ سیاسی زندگی سے دور رہیں۔ لیکن 1990 کی دہائی میں کانگریس کی مقبولیت میں کمی ہوئی تو 1997 میں سونیا پارٹی میں شامل ہوئیں اور ایک سال میں پارٹی صدر بن گئیں۔ اس وقت حریفوں نے انھیں زیادہ اہمیت نہیں دی۔ 1998 دسمبر میں انڈیا ٹوڈے نے خبر دی کہ اپوزیشن کے اہم سیاسی رہنماؤں نے انھیں ایک گھریلو خاتون ہی سمجھا لیکن چند ہی ماہ میں انھوں نے پارٹی کو بدلنا شروع کر دیا۔ ایک کانگریس رہنما نے اس وقت کہا تھا کہ میرے گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ خاتون یہ کام کر سکتی ہے۔ انڈیا ٹوڈے سونیا گاندھی میں ایک سیاسی شخصیت کو پنپتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ میگزین نے لکھا کہ سونیا نے ریشمی دستانوں کے اندر آہنی گرفت رکھی اور وہ جانتی تھیں کہ ہمالیائی اناؤں کو زمین پر کیسے لانا ہے۔ اور پھر وہ واقعات بھی ہیں جنھوں نے ان کے سیاسی کریئر کو ممکن بنایا۔ سونیا نے اندرا گاندھی کے قتل کے بعد خاندان کو بدلتے دیکھا۔ سات سال بعد راجیو کا قتل ہوا۔ ان اموات نے سونیا کی زندگی اور انڈیا کی سیاست دونوں کو بدل کر رکھ دیا۔ ان برسوں پر سونیا کیا بتائیں گی؟ راجیو کی سیاسی زندگی جس کی انھوں نے مخالفت کی؟ اپنے بچوں کی سکیورٹی سے جڑے خدشات پر؟ اور اس لمحے کے بارے میں جب انھوں نے فیصلہ کیا کہ گاندھی خاندان کی سیاسی میراث کو یکسر ٹھکرایا نہیں جا سکتا؟ اس کے علاوہ کچھ اور سوال بھی ہیں۔ کیا وہ بوفرز توپوں کے سکینڈل پر بات کریں گی جس نے راجیو گاندھی کی حکومت کو بری طرح متاثر کیا تھا اور اطالوی کاروباری شخصیت اوٹاویو کواٹروچی سے گاندھی خاندان کے تعلقات پر دہائیوں طویل تنازع کھڑا کر دیا تھا؟ کیا وہ ان الزامات کی وضاحت کریں گی؟ اور ان کی اطالوی شہریت سے جڑے تنازعات؟ کئی سال تک سونیا کو ایک غیر ملکی کی حیثیت سے تنقید کا سامنا رہا کہ وہ انڈیا کی سربراہی کرنے کی اہل نہیں ہیں۔ بی جے پی رہنما سشما سوراج نے 2004 میں کہا تھا کہ ایک غیر ملکی کا انڈین وزیر اعظم بننا قوم کی توہین ہوگی۔ صحافی رشید قدوائی کہتے ہیں کہ 1999 میں کانگریس کے ایک گروہ نے بھی ایسا سوال اٹھایا تھا تو کیا سونیا نے کبھی ملک چھوڑنے کے بارے میں سوچا؟ سیاسی تجزیہ کار سوچ رہے ہیں کہ کیا یہ کتاب 2004 سے 2014 تک کی کانگریس حکومت پر بھی بات کرے گی۔ سونیا گاندھی کی قیادت میں کانگریس نے مسلسل دو الیکشن جیتے لیکن دوسری حکومتی مدت کرپشن الزامات میں گھری رہی۔ ان کے ناقدین انھیں حکومت کا ریموٹ کنٹرول کہتے تھے اور وزیر اعظم منموہن سنگھ پر سونیا گاندھی کتنا اثر و رسوخ رکھتی ہیں، یہ سوال بھی اٹھایا جاتا رہا۔ اور پھر راہل گاندھی جنھیں سونیا نے 2017 میں پارٹی کی قیادت سونپی۔

(بی بی سی اردو)

راحت سوشل گروپ جالنہ کے زیر اہتمام ۲۹ نومبر کو اجتماعی شادیوں کا انعقاد

سرپرست حضرات ۱۵ نومبر سے قبل لڑکے لڑکیوں کے نام اندراج کریں: صدر راحت سوشل گروپ جالنہ

جالنہ: ۳۱ اگست (لیاقت علی خان یاسر): راحت سوشل گروپ جالنہ کے زیر اہتمام اس سال بھی 29 / نومبر 2026 بروز اتوار صبح 10:30 / بجے عائشہ لانس، سلیم اردو ہائی اسکول قدیم جالنہ میں 25 / ویں مسلم اجتماعی شادیوں کا انعقاد کیا جا رہا ہے تو خواہش مند سرپرست حضرات اپنے بچے اور بچیوں کے نام 15 / نومبر 2026 سے قبل راحت سوشل گروپ جالنہ کے صدر شیخ افسر شیخ جی 09422218220، تاسیس سکریٹری لیاقت علی خان یاسر جالنوی - 09422724257، نائب صدر شیخ سلیم شیخ محمد - 09422737002، اور دیگر ذمہ داران و کارکنان سے نو بھارت ٹریڈرس، روبرو پیٹرول پمپ، سنت گاڑگے بابا کامپلیکس، بس اسٹینڈ روڈ، جالنہ میں رابطہ کریں اس طرح کی اپیل راحت سوشل گروپ جالنہ کے صدر شیخ افسر شیخ جی نے کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مسلم اجتماعی شادیوں میں اندراج کے لیے لڑکے کی عمر 21 / سال اور لڑکی کی عمر 18 / سال کی مستند اسنادات و دستاویزات لازمی ہوں گے ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ راحت سوشل گروپ جالنہ گذشتہ 25 / سالوں سے جالنہ ضلع میں مسلم اجتماعی شادیوں کا کامیاب انعقاد کرتا آرہا ہے اور تاحال مسلم اجتماعی شادیوں میں چوبیس سو سے زائد مسلم جوڑوں کو رشتۂ ازدواج میں منسلک کیا جا چکا ہے اس سال بھی راحت سوشل گروپ جالنہ کے زیر اہتمام مسلم اجتماعی شادیوں کا انعقاد کیا جا رہا ہے اس موقع پر ازدواجی جوڑے کو راحت سوشل گروپ جالنہ کی جانب سے تحفتاً جہیز استطاعت پلنگ، بستر، بھانڈی برتن، اور روزمرہ کے استعمال کا سامان زندگی دیا جائے گا لہٰذا سبھی خواہش مند سرپرست حضرات جلد از جلد 15 / نومبر سے قبل راحت سوشل گروپ جالنہ کے ذمہ داران و کارکنان سے رابطہ کریں اور اپنے بچے اور بچیوں کے نام اندراج کرائیں۔

دھولیہ میں جمعیۃ علماء کا اہم تربیتی اجلاس، نسل نو کے ایمان و عقیدے کے تحفظ کے لیے مکاتب دینیہ کو مضبوط بنانے پر زور

موجودہ فکری و تہذیبی چیلنجز کا مقابلہ دینی تعلیم اور مؤثر تربیت ہی سے ممکن ہے: حافظ محمد ندیم صدیقی

دھولیہ: 31 / اگست 2026 (پریس ریلیز) جمعیۃ علماء کے زیر اہتمام عائشہ مسجد، نیشنل اردو اسکول کے قریب دھولیہ میں جمعیۃ علماء کے عہدیداران و کارکنان کے لیے تربیتی اجلاس بعنوان دینی تعلیم کا انتظام عمل میں آیا، جس کی صدارت حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے فرمائی۔ جس کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت اور نعتیہ کلام سے ہوا، جس میں مکاتبِ دینیہ کے اساتذہ و ذمہ داران، ائمۂ مساجد اور اہلِ علم کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مفتی سید محمد قاسم جیلانی صاحب (صدر جمعیۃ علماء ضلع دھولیہ) نے اجلاس کے اغراض و مقاصد پر موجودہ حالات میں مکاتبِ دینیہ کی ذمہ داریوں اور معاشرے میں دینی بیداری پیدا کرنے کی ضرورت پر گفتگو کی۔ انہوں نے مکاتب کے اساتذہ اور ذمہ داران سے اپیل کی کہ وہ اپنے مکاتب کے مسائل اور ضروریات کو سامنے لائیں اور دینی تعلیم کے فروغ کے لیے باہمی تعاون اور اتحاد کے ساتھ کام کریں۔ اس موقع پر صدر اجلاس مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے موجودہ حالات میں نسل نو کے ایمان، عقیدہ اور دینی تشخص کے تحفظ کی اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آج ہماری نئی نسل مختلف فکری، نظریاتی اور تہذیبی چیلنجز کی زد میں ہے۔ ایسے حالات میں دینی تعلیم اور مضبوط دینی تربیت ہی وہ مضبوط حصار ہے جو بچوں کو فکری و اعتقادی گمراہی سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر مسلمان بچے تک بنیادی دینی تعلیم پہنچانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ تحفظِ ایمان، تحفظِ ختمِ نبوت، ارتداد سے حفاظت اور عقیدۂ آخرت کی پختگی کے لیے علماء، ائمۂ مساجد، مکاتب کے معلمین اور ذمہ داران کو متحد ہو کر منظم اور عملی جدوجہد کرنا ہوگی۔ حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب نے مکاتبِ دینیہ کو مزید مضبوط، منظم اور مؤثر بنانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ مکتب صرف قرآنِ کریم پڑھانے کا مرکز نہیں بلکہ بچوں کے ایمان، عقیدہ، اخلاق اور دینی کردار کی تعمیر کا بنیادی ادارہ ہے۔ اگر ابتدائی عمر ہی میں بچوں کی صحیح دینی تربیت کا اہتمام کیا جائے تو انہیں مستقبل کے بہت سے فکری اور اخلاقی فتنوں سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ مولانا مختار احمد مدنی صاحب (شیخ الحدیث مدرسہ سراج العلوم دھولیہ) نے اپنے خطاب میں دینی تعلیم کی اہمیت، مکاتبِ دینیہ کے بنیادی کردار اور بچوں کی صحیح دینی تربیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ ابتدائی عمر میں دی جانے والی دینی تعلیم بچے کی پوری زندگی کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے، اس لیے مکاتب کے نظام کو مضبوط، منظم اور معیاری بنانا وقت کا اہم تقاضا ہے۔ اجلاس میں مکاتبِ دینیہ کے اساتذہ و ذمہ داران، ائمۂ مساجد، علماء کرام اور متعلقین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اجلاس میں ضلع دھولیہ کے جملہ عہدے داران سمیت عبدالاحد بھائی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ضلع دھولیہ، حاجی غفران سینٹھ (نائب صدر جمعیۃ علماء ضلع دھولیہ) مولانا انیس اظہر ملی (صدر جمعیۃ علماء ضلع ناسک) مولانا آصف شعبان صاحب (صدر جمعیۃ علماء مالیگاؤں) قاری اخلاق احمد جمالی (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء مالیگاؤں) و دیگر اراکین شریک تھے۔

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم پکھرایاں میں نومبر میں کل ہند نعتیہ مشاعرہ متوقع!

پکھرایاں: ۳۱/ اگست (راست): کانپور دیہات کا مشہور و معروف دینی و مرکزی ادارہ مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم محلہ نور گنج، پکھرایاں میں سرورِ دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان اقدس میں ایک عظیم الشان کل ہند نعتیہ مشاعرہ منعقد کیا جائے گا مشاعرے کی تاریخ ۵ نومبر ۲۰۲۶ء بروز جمعرات، بعد نماز مغرب مقرر کی گئی ہے، جس میں ملک کے معروف شعرائے اسلام کی شرکت ہوگی۔ مدرسہ کے ناظم مولانا عبدالماجد قاسمی نے بتایا کہ نعت رسول اکرم ﷺ پڑھنا، سننا اور نعتیہ محافل کا انعقاد کرنا باعث ثواب اور حضور اکرم ﷺ سے محبت و عقیدت کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم کی جانب سے وقتاً فوقتاً ایسی پر نور محافل کا انعقاد کیا جاتا رہا ہے، جن میں عوام و خواص کی بڑی تعداد شریک ہو کر عشقِ رسول ﷺ سے سرشار نعتیہ کلام سماعت کرتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اسی سلسلے میں ۵ نومبر ۲۰۲۶ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب مدرسہ میں کل ہند نعتیہ مشاعرہ منعقد کیا جا رہا ہے، جس میں معروف شعرائے اسلام شرکت کریں گے اور بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں نذرانۂ عقیدت پیش کریں گے۔ مولانا نے عامۃ المسلمین سے اپیل کی کہ وہ اپنے پروگرام میں مذکورہ تاریخ کا خیال رکھیں، اور دوست و احباب کے ہمراہ نعتیہ مشاعرے میں شرکت کو یقینی بنائیں اور اس بابرکت محفل سے فیض یاب ہوں۔ مشاعرے میں شرکت کے لیے شعرائے اسلام سے رابطے کا سلسلہ جاری ہے شرکاء اور دیگر تفصیلات کا اعلان جلد کیا جائے گا۔

امارتِ شرعیہ میں ڈاکٹر نواز دیوبندی کا والہانہ استقبال

(۳۱/ اگست: پریس ریلیز: پھلواری شریف) بین الاقوامی شہرت یافتہ ادیب، ممتاز و کہنہ مشق شاعر اور حلقۂ ادب کی نمائندہ شخصیت جناب ڈاکٹر نواز دیوبندی صاحب کی امارتِ شرعیہ پھلواری شریف میں تشریف آوری پر ناظم امارتِ شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی اور ان کے رفقائے کرام نے پُرتپاک استقبال کیا، جہاں ان کے اعزاز میں ایک خصوصی نشست رکھی گئی، جس میں ناظم امارتِ شرعیہ مولانا مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی نے امارتِ شرعیہ کی سو سالہ خدمات کا اجمالی تعارف، نظامِ کار اور شعبہ جات کا تعارف کرایا، جن کے ذریعے دین و ملت کی مفید خدمات انجام پا رہی ہیں، اس وقت یہ ادارہ امیر شریعت بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ حضرت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ العالی کی فعال قیادت و سیادت میں ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے، آپ بھی ادارے کے لیے دعا فرمائیں، اس موقع پر ان کے اعزاز میں شعر و ادب کی ایک بزم بھی سجائی گئی، جس میں شاعرِ اسلام نے اپنی متعدد نظمیں، اشعار ترنم کے ساتھ سنائے، انہوں نے اپنے اشعار سے پوری محفل کو باغ و بہار بنا دیا، اس موقع پر فرمائشی نظمیں بھی پڑھیں، جن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی منقبت میں لکھی گئی نعت السلام السلام کو سوز و گداز کے ساتھ پڑھا، جس کو سن کر سامعین لطف اندوز ہوئے، بعد ازاں ڈاکٹر صاحب نے امارتِ شرعیہ کی خدمات اور کارناموں کی ستائش کی اور امارتِ شرعیہ کے ذریعے چل رہے دینی و علمی تعلیمی اداروں کے کاموں کو تحسین کی نظروں سے دیکھا۔ اس نشست میں مولانا مفتی محمد انظار عالم قاسمی صدر قاضی شریعت مرکزی دارالقضاء امارتِ شرعیہ، مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظم امارتِ شرعیہ، مولانا مفتی وصی احمد قاسمی نائب قاضی شریعت امارتِ شرعیہ، مولانا مفتی محمد سہراب ندوی نائب ناظم امارتِ شرعیہ، مولانا مفتی محمد احتکام الحق صاحب مفتی امارتِ شرعیہ، مولانا احمد حسین قاسمی معاون ناظم امارتِ شرعیہ، مولانا ابوالکلام شمسی معاون ناظم امارتِ شرعیہ، مولانا رضوان احمد ندوی معاون ناظم امارتِ شرعیہ، مولانا مجیب الرحمٰن قاسمی معاون قاضی امارت شرعیہ، مولانا منہاج عالم ندوی، حاجی احسان الحق صاحب، مولانا عقیل اختر قاسمی، مولانا انس جعفر قاسمی، مولانا قیام الدین صاحب قاسمی، مولانا اکرام الدین صاحب، ڈاکٹر حفظ الرحمن صاحب سمیت متعدد اربابِ فضل و کمال نے شرکت کی، آخر میں یہ نشست دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

بیدر میں ہمہ لسانی نعتیہ مشاعرہ کا انعقاد

بیدر: ۳۱/ اگست (راست): انقلاب کے علمبردار پیغمبرِ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سیرت مہم کے تحت جماعتِ اسلامی ہند بیدر اور ادارہ ادبِ اسلامی کے اشتراک سے اتوار کے روز کرناٹک ساہتیہ سنگھ کے آڈیٹوریم میں ہمہ لسانی نعتیہ مشاعرہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ پروگرام کا افتتاح جماعتِ اسلامی ہند بیدر کے رکن محمد نظام الدین صاحب نے کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے قرآنِ مجید کی سورۃ احزاب کی آیات 45 تا 47 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ نبی اکرم حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ رسول اور پیغام پہنچانے والے تھے۔ آپ ﷺ حق کے گواہ، خوشخبری سنانے والے، خبردار کرنے والے، اللہ کے حکم سے اس کی طرف دعوت دینے والے اور روشن چراغ تھے۔ پروگرام کی صدارت مقامی جماعتِ اسلامی ہند بیدر کے صدر محمد معظم صاحب نے کی۔ انہوں نے کہا کہ بیدر ضلع کثیر لسانی اور کثیر تہذیبی علاقہ ہے، جہاں کنڑ، ہندی، اردو، تیلگو اور مراٹھی بولنے والے افراد آباد ہیں۔ تمام زبانوں کے لوگوں تک نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ اور آپ کے پیغام کو پہنچانے کے مقصد سے اس ہمہ لسانی نعتیہ مشاعرہ نشست کا اہتمام کیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نبی اکرم ﷺ کی لائی ہوئی انقلاب کی تحریک دراصل انسانی انقلاب تھی۔ آپ ﷺ نے انسانوں کو جوڑنے، پوری انسانیت کو ایک قرار دینے، اخلاق و کردار کو پاکیزہ بنانے اور معاشرے میں مثبت تبدیلی پیدا کرنے کی جدوجہد کی۔ موجودہ دور کے معاشرے کے لیے بھی سیرتِ نبوی ﷺ ایک روشن رہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہمہ لسانی نعتیہ مشاعرہ میں مختلف زبانوں کے شعراء نے نبی اکرم ﷺ کی سیرت و پیغام کے موضوع پر کلام پیش کیا۔ کنڑ زبان میں ڈاکٹر شری رام چندر گنڈاپور، ڈاکٹر شری رگھوشنگھ بھترامہ، ڈاکٹر مکتمی ایم، شری اشواجیت ڈانڈین، ڈاکٹر شریا مہندر کر، شری سنکمیش جواڈی اور ودیاوتی نے اپنی نظمیں پیش کیں۔ انگریزی زبان میں شری جگدیش برادار اور شریمتی دھن لکشمی پاٹل نے شعری کلام پیش کیا، جبکہ اردو زبان میں جناب سید جمیل احمد ہاشمی صاحب، منور علی شاہد، جناب سید قاسم ساجد، دیگلور جناب قاضی سید ادریس علی سحر، دیگلور، حامد سلیم حامد اور جناب حیدر علی شاکر سوداگر نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ ہندی زبان میں جناب عظیم بادشاہ، بھالکی نے اپنی نظم پیش کی۔ ادارہ ادبِ اسلامی بیدر کے صدر جناب رفیع الزماں قادری صاحب نے تمہیدی گفتگو میں کہا کہ محمد ﷺ انقلاب کے علمبردار بن کر دنیا کو سچائی، انصاف، رحمت، عزت، اتحاد اور مساوات کا پیغام دینے والے نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات سے عوام کو واقف کرانا اور آپ ﷺ کے بارے میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کو دور کرنا سیرت مہم کا بنیادی مقصد ہے۔ اس موقع پر جناب مقصود علی صاحب نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور نبی اکرم ﷺ کی مدح و ثنا پر مشتمل کلام پیش کیا۔ پروگرام میں ادبی ذوق رکھنے والے افراد، جماعتِ اسلامی ہند کے عہدیداران اور دیگر معززین نے شرکت کی۔ آخر میں ادارہ ادبِ اسلامی بیدر کے سکریٹری حامد سلیم حامد نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

جماعت اسلامی کی جانب سے سیرت النبی ﷺ کوئز تحریری مقابلہ کا کامیاب انعقاد

جلگاؤں: ۳۱/ اگست: قومِ مسلم کے طلبہ سیرت النبی ﷺ کو جانیں اور اسے عوام تک پہنچانے لائق بنیں۔ اس مقصد سے جماعت اسلامی ہند کی جلگاؤں شاخ کی جانب سے سیرت النبی ﷺ کوئز تحریری مقابلہ منعقد کیا گیا۔ جس میں شہر کی تقریباً تمام اسکولس کے 750 طلبہ نے حصہ لیا۔ ان طلبہ کو ایک ہفتہ قبل سیرت ﷺ پر مبنی کتابچہ دیا گیا اسی پر سوال نامہ ترتیب دے کر مذکورہ تحریری مقابلہ لیا گیا۔ جماعت پنجم تا ہشتم کے جونیئر گروپ کے طلبہ کے لئے ہمارے حضور ﷺ اور جماعت نہم تا دوازدہم کے سینئر گروپ کے طلبہ کے لئے ہادیِ اعظم ﷺ یہ کتابیں برائے مطالعہ دی گئی تھیں۔ طلبہ نے ان کتب کا مطالعہ کر کے مقابلہ میں شرکت کی۔ یہ مقابلہ شہر کے معروف ادارے ملّت ہائی اسکول، مہرون میں کیا گیا۔ مقابلہ کے انعامات جماعت اسلامی ہند اور محمد زاہد دیشمکھ فاؤنڈیشن، جلگاؤں کی جانب سے آئندہ ماہ میں ایک پروقار تقریب میں دیئے جائیں گے۔ مقابلہ کے موقع پر جماعت اسلامی ہند، جلگاؤں کے ضلعی صدر سہیل امیر شیخ سر، شہر جلگاؤں کے امیر مقامی ڈاکٹر شیخ عبداللہ سر، نائب امیر مقامی کھاٹک رضوان احمد، فرید شیخ سر، ساجد دیشمکھ، سابق صدر مدرس گلاب شیخ سر، شفقت حسین سر، سابق سوپروائزر عبدالقیوم شاہ سر، شیخ ساجد اختر سر، شیخ زیان احمد، ایس آئی او کے سابق صدرِ یونٹ دانش خان، دیگر ایسوسی ایٹس، جی آئی او کی ناظمہ ربیعہ رفیق خان، سابق صدر معلمہ عفیفہ شاہین میڈم، وغیرہ خصوصی طور پر موجود تھے۔

پاتور، شاہ بابو ہائی اسکول و جونیئر کالج میں، سیرت النبیؐ کی تقاریب کا انعقاد

اکولہ: ۳۱/ اگست (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) شاہ بابو ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر انتظام شاہ بابو ہائی اسکول و جونیئر کالج پاتور ضلع آکولہ میں مورخہ 24 اگست تا 26 اگست 2026 سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف تقاریب کا انعقاد کیا گیا۔ سب سے پہلے مقابلہ قرات القرآن منعقد کیا گیا جس میں قاری توصیف صاحب نے فرائض منصبی انجام دیتے ہوئے طلباء کی حوصلہ افزائی کی۔ جماعت ہشتم تا دوازدہم کے طلباء و طالبات نے اپنی تقاریر کے ذریعے آپ صلعم کی سیرتِ کے مختلف پہلوؤں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر سیرت نبوی پر طلبہ کا جنرل نالج ٹیسٹ بھی لیا گیا۔ ان تمام تقاریب اور سرگرمیوں میں اول، دوم اور سوم مقام حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو سوسائٹی کے سیکرٹری سید اسحاق راہی کے دست مبارک سے تقسیم انعامات کی تقریب میں انعامات و اسناد سے نوازا گیا۔ سیرت النبی کی تقاریب کے کامیاب انعقاد کیلئے پرنسپل مجیب اللہ خان کی رہنمائی میں نائب پرنسپل احسان الرحمن، سپروائزر محسن خان، ریحان احمد، ناصر خان اور تمام اساتذہ نے تعاون کیا۔

غیرت کے نام پر قتل کو روکنے کے لیے خصوصی قانون، مسودہ تیار کرنے کیلئے تشکیل دی گئی جسٹس کے این باشاہ کمیشن سے انڈین یونین مسلم لیگ کے نمائندون نے ملاقات کی

چنئی: ۳۱/ اگست (پریس ریلیز)۔ تمل ناڈو حکومت نے حال ہی میں غیرت کے نام پر قتل کو روکنے کے لیے ایک خصوصی قانون بنانے کے لیے جسٹس کے این باشاہ کی سربراہی میں ایک کمیشن تشکیل دیا ہے۔ جس میں ریٹائرڈ آئی اے ایس آفیسر مسٹر وی پلانی کمار اور ریٹائرڈ آئی پی ایس آفیسر مسٹر ایس رامناتھن بطور ممبر شامل رہیں گے۔ مذکورہ کمیشن نے مختلف سیاسی جماعتوں اور سماجی تحریکوں کو مدعو کیا ہے اور غیرت کے نام پر قتل کی روک تھام کے ایکٹ کے مسودے پر ان کی تجاویز اور آراء طلب کر رہا ہے۔ اس ضمن میں کمیشن نے انڈین یونین مسلم لیگ کو بھی 2026-08-28 کو شام 30.4 بجے کمیشن کے سامنے حاضر ہونے اور اپنی تجاویز اور آراء کا اظہار کرنے کا دعوت نامہ بھیجا تھا۔ اس دعوت کو قبول کرتے ہوئے، کل (2026-08-28) شام 30.4 بجے، انڈین یونین مسلم لیگ کے تمل ناڈو اسٹیٹ جنرل سکریٹری، K.A.M. محمد ابوبکر پر مشتمل تین رکنی کمیٹی، ریاستی سکریٹری قانون، ایڈوکیٹ وی جیوا گری دھرن اور مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن MSF کے قومی جنرل سکریٹری، ایس ایچ۔ محمد ارشد کمیشن کے سامنے پیش ہوئے اور مسلم لیگ کے تبصروں، سفارشات اور تجاویز پر مشتمل رپورٹ پیش کی۔ انڈین یونین مسلم لیگ کی کمیٹی نے تقریباً ایک گھنٹے تک کمیشن کے چیئرمین اور ممبران کے ساتھ غیرت کے نام پر قتل کی روک تھام کے لیے خصوصی قانون بنانے کے طریقہ کار پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ کمیشن کے چیئرمین اور دیگر اراکین نے انڈین یونین مسلم لیگ کی تعریف، مبارکباد اور تشکر کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انڈین یونین مسلم لیگ کی جانب سے پیش کیے گئے تبصرے بہترین تھے اور انہوں نے مسودہ قانون کی تیاری کے لیے تمام پہلوؤں پر مشتمل ایک بہترین رپورٹ فراہم کر کے کمیشن کے کام کو آسان بنایا ہے۔

واٹس ایپ کے مبینہ قابل اعتراض پیغام پر نیشنلسٹ ویمن کانگریس جارحانہ

بھیونڈی: ۳۱/ اگست (شارف انصاری): - واٹس ایپ گروپ میں مبینہ طور پر قابل اعتراض اور بدنام کرنے والے پیغامات و تصاویر نشر کیے جانے کا معاملہ اب پولیس انتظامیہ تک پہنچ گیا ہے۔ نیشنلسٹ ویمن کانگریس کی سابق بھیونڈی سٹی ڈسٹرکٹ صدر نمیتا شیخاوت نے تھانے پولیس کمشنریٹ کو تحریری عرضداشت پیش کرتے ہوئے معاملے کی غیر جانب دار سائبر تحقیقات، قصوروار پائے جانے والے افراد کے خلاف قانونی کارروائی اور کارروائی کی تحریری اطلاع فراہم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ شکایت کے مطابق 21 اگست 2026 کو دوپہر 3 بج کر 58 منٹ پر 'پولیس مِتر انچا کٹّا 2000' نامی واٹس ایپ گروپ میں مبینہ طور پر قابل اعتراض اور بدنام کرنے والے پیغامات اور تصاویر نشر کی گئیں۔ عرضداشت میں محمد خالد شیخ سے متعلق مواد کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ شکایت کنندہ کا کہنا ہے کہ اس سلسلے میں اس سے قبل بھی ایک علیحدہ شکایت درج کرائی جا چکی ہے۔ اس معاملے میں پولیس حوالدار انیل کا نام بھی شکایت میں سامنے آیا ہے۔ شکایت کنندہ نے ان کے خلاف سنگین الزامات عائد کرتے ہوئے پورے معاملے کی غیر جانب دارانہ تحقیقات کے ساتھ متعلقہ پولیس اہلکار کے مبینہ سوشل میڈیا رویے کی محکمہ جاتی تحقیقات کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ تاہم حوالدار انیل کے خلاف عائد الزامات کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی ہے اور اس معاملے میں ان کا موقف بھی سامنے آنا باقی ہے۔ اس لیے فی الحال ان الزامات کو شکایت کنندہ کے دعوے کے طور پر ہی دیکھا جا رہا ہے۔ نمیتا شیخاوت نے پولیس انتظامیہ کو خبردار کیا ہے کہ اگر شکایت پر غیر جانب دارانہ اور مقررہ مدت میں کارروائی نہیں کی گئی تو کارکنان اور حامیوں کے ساتھ پُرامن اور غیر تشدد پر مبنی جمہوری احتجاج کیا جائے گا۔ اس میں مورچہ، دھرنا، مظاہرہ، بھوک ہڑتال اور اعلیٰ حکام کو میمورنڈم پیش کرنے جیسے جمہوری طریقے اختیار کرنے کی بات کہی گئی ہے۔ عرضداشت میں یہ بھی یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ احتجاج کے دوران قانون و نظم برقرار رکھا جائے گا، کسی شخص کو دھمکی نہیں دی جائے گی، سرکاری یا نجی املاک کو نقصان نہیں پہنچایا جائے گا اور ٹریفک میں خلل پیدا نہیں کیا جائے گا۔ ساتھ ہی عدالت کے فیصلے سے قبل کسی بھی شخص کو 'مجرم'، 'بدعنوان' یا 'رشوت خور' قرار نہ دینے کی بات بھی کہی گئی ہے۔

مدرسہ قادریہ ریاض البنات کے زیرِ اہتمام اسکولی طلبہ و طالبات کے مابین عظیم الشان تحریری اسلامی کوئز مقابلہ!

135 سے زائد طلبہ و طالبات کی شرکت، عقائد، مسائل اور سیرتِ مصطفیٰ ﷺ پر مشتمل 100/ سوالات کا تحریری امتحان! نمایاں کامیاب طلبہ و طالبات میں قیمتی انعامات اور اعزازی اسناد کی تقسیم!

نرسی: ۳۱/ اگست (راست): جماعتِ رضائے مصطفیٰ شاخ نرسی، نائیگاؤں اور مدرسہ قادریہ ریاض البنات نرسی کے زیرِ انتظام اسکولی طلبہ و طالبات کے درمیان ایک عظیم الشان اور اعلیٰ پیمانے کا تحریری اسلامی کوئز مقابلہ منعقد کیا گیا، جس میں نرسی، نائیگاؤں اور قرب و جوار کے علاوہ دور دراز علاقوں سے تعلق رکھنے والے تقریباً 135 طلبہ و طالبات نے جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی۔ یہ منفرد مقابلہ طلبہ و طالبات کی دینی معلومات میں اضافہ، اسلامی عقائد و مسائل سے واقفیت اور سیرتِ طیبہ رسولِ اکرم ﷺ سے محبت و وابستگی پیدا کرنے کے مقصد سے منعقد کیا گیا۔ مقابلے کے لیے عقائد، مسائل شرعیہ اور سیرتِ نبوی ﷺ جیسے اہم اور بنیادی موضوعات پر مشتمل تقریباً 100 سوالات پر مبنی تحریری پرچہ مرتب کیا گیا تھا، جس میں شرکائے مقابلہ نے اپنی علمی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ مقابلے میں نمایاں اور اعلیٰ نمبر حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کی حوصلہ افزائی کے لیے بیش قیمتی انعامات اور اعزازی اسناد کا اہتمام کیا گیا، جب کہ اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کو خصوصی اور قیمتی انعامات سے نوازا گیا۔ طلبہ میں اول پوزیشن شیخ عمران محبوب صاحب نے حاصل کی، جب کہ طالبات میں اول پوزیشن شیخ زینت نوری تاج محمد، نرسی نے حاصل کی۔ طلبہ میں دوم پوزیشن محمد رفیق عبدالقدیر، نائیگاؤں، جبکہ طالبات میں دوم پوزیشن مسکان عبدالرحمن، نرسی نے حاصل کی۔ اسی طرح طلبہ میں سوم پوزیشن قطب الدین، ٹاکلی بزرگ، جبکہ طالبات میں سوم پوزیشن ادیبہ طاہر، ٹاکلی بزرگ نے حاصل کی۔ جماعتِ رضائے مصطفیٰ کی جانب سے اول پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات، دونوں کو فی کس 11786 روپے، دوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو فی کس 7786 روپے اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو فی کس 5786 روپے نقد انعام سے نوازا گیا۔ علاوہ ازیں جماعتِ رضائے مصطفیٰ اور مدرسہ قادریہ ریاض البنات کی جانب سے کامیاب طلبہ و طالبات کو ہینڈ بیگ اور اعزازی سند بھی پیش کی گئی۔ مقابلے میں شریک دیگر تمام طلبہ و طالبات کی حوصلہ افزائی کے لیے بھی انہیں ترغیبی انعامات اور اعزازی اسناد سے نوازا گیا، تاکہ ان کے اندر دینی تعلیم حاصل کرنے اور علمی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا جذبہ مزید پروان چڑھے۔ یہ پورا پروگرام مدرسہ قادریہ ریاض البنات نرسی کے بانی و مبانی، خلیفۂ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا قاری شاہد رضا صاحب قبلہ اور ان کی اہلیہ محترمہ نکہت پروین صدیقی صاحبہ کی زیرِ نگرانی نہایت منظم انداز میں انجام پایا۔ پروگرام کی کامیابی میں خواجہ بھائی، قطب بھائی، مولانا جنید رضا، مولانا اشفاق رضا، حاجی اعجاز، توفیق بھائی، انعام بھائی، غوثیہ صدیقی، عالمہ مہ جبین، عالمہ سائمہ اور دیگر معلمات و منتظمات نے بھرپور تعاون پیش کیا۔ مقابلے کی فیصل و حکم اور ممتحن کی حیثیت سے مفتی عاشق علی مصباحی مدرس مدرسۃ البنات قادریہ رضویہ نائی گاوں، حضرت علامہ مولانا محمد اسلام خان صاحب مصباحی، صدر المدرسین مدرسہ گلشن رضا، کولمبی، اور حضرت علامہ مولانا عطاء الرحمن امجدی صاحب قبلہ مدعو تھے۔ اس موقع پر شہر کے متعدد علماء، معززین، ذمہ داران بھی موجود تھے۔ شرکائے مقابلہ اور ان کے سرپرستوں نے اس دینی و تعلیمی سرگرمی کو بے حد سراہتے ہوئے جماعتِ رضائے مصطفیٰ اور مدرسہ قادریہ ریاض البنات کی انتظامیہ کو مبارکباد پیش کی۔ مقررین و ذمہ داران نے اس امر پر زور دیا کہ موجودہ دور میں نئی نسل کو عصری تعلیم کے ساتھ دینی عقائد، مسائل شرعیہ اور سیرتِ رسولِ اکرم ﷺ سے روشناس کرانا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ یہ تحریری اسلامی کوئز مقابلہ نہ صرف طلبہ و طالبات کے علمی ذوق کو جلا بخشنے کا ذریعہ بنا بلکہ نئی نسل میں دین اسلام سے محبت، سیرتِ مصطفیٰ ﷺ سے وابستگی اور اسلامی تعلیمات پر عمل کا جذبہ پیدا کرنے کے حوالے سے بھی ایک قابل تحسین اور مثالی کوشش ثابت ہوا۔

تلنگانہ میں پولیس کے سات ہزار پانچ سو سے زائد مختلف عہدوں پر بھرتی کا سرکاری اعلان

اکیڈمی فار سکسیس اینڈ اچیومنٹ کی جانب سے نوجوانوں کے لیے مفت کوچنگ اور جسمانی تربیت کی سہولت

حیدرآباد: ۳۱/ اگست (راست): حکومت تلنگانہ کی جانب سے محکمہ پولیس میں سب انسپکٹر اور پولیس کانسٹیبل کے سات ہزار پانچ سو سے زائد عہدوں پر بھرتی کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔ امیدوار 9 ستمبر تک آن لائن درخواستیں جمع کرا سکتے ہیں۔ پولیس کانسٹیبل کے عہدے کے لیے انٹرمیڈیٹ جبکہ سب انسپکٹر کے لیے گریجویشن تعلیمی اہلیت مقرر کی گئی ہے۔ اس اہم موقع سے ملت کے نوجوانوں کو بھرپور فائدہ اٹھانے اور محکمہ پولیس میں اپنی نمائندگی بڑھانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اکیڈمی فار سکسیس اینڈ اچیومنٹ کی جانب سے امیدواروں کی رہنمائی کے لیے مفت کوچنگ اور جسمانی تربیت کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ سب انسپکٹر کے امیدواروں کے لیے 30 ستمبر کو اسکریننگ ٹیسٹ منعقد کیا جائے گا۔ کامیاب امیدواروں کو حیدرآباد میں مفت قیام و طعام کے ساتھ کوچنگ اور جسمانی تربیت فراہم کی جائے گی، جبکہ کانسٹیبل کے امیدواروں کے لیے بھی مختلف مقامات پر مفت کوچنگ اور جسمانی تربیت کا انتظام کیا گیا ہے۔ اکیڈمی کی جانب سے امیدواروں کو آن لائن فارم کی تکمیل، مطالعاتی مواد کی فراہمی، ضروری سرٹیفکیٹس کی تیاری اور ماہرین کی رہنمائی سمیت دیگر ضروری تعاون بھی فراہم کیا جائے گا۔ امیدواروں کی سہولت کے لیے عادل آباد، نظام آباد، کریم نگر، سنگاریڈی، محبوب نگر، کھمم، ورنگل اور حیدرآباد میں مختلف مقامات پر رابطہ مراکز قائم کیے گئے ہیں۔ عادل آباد میں سید یعقوب (ریڈینس ہائی اسکول) سے 9440724494، نظام آباد (مسجد رضا بیگ، احمدی بازار) میں شیخ حسین سے 9848067937، کریم نگر میں عزیز محمد سے 7396493395، سنگاریڈی محمد اطہر محی الدین شاہد (ہدایت ہائی اسکول، شانتی نگر روڈ) سے 9849093687، محبوب نگر (مسجد عباد الرحمن، ٹینک بنڈ) میں ڈاکٹر شیخ وجاہت علی سے 9640572082، کھمم میں زین پاشاہ (جماعت اسلامی ہند دفتر، عزیز لین) سے 9640372245، ورنگل (اسلامیہ ڈگری کالج روبرو ایم جی ایم ہسپتال) میں محمد عبدالعلیم سے 9948604990 اور حیدرآباد میں موبائل نمبر 9177863200 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ خواہش مند نوجوانوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ مقررہ مدت کے اندر رجسٹریشن مکمل کریں اور اس سنہری موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ مزید معلومات اور رجسٹریشن کے لیے 9177863200 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کنوٹ میں تلنگانہ پولیس پر حملہ کرنے والا ملزم گرفتار

پولیس انسپکٹر نے ہوائی فائرنگ کردی

کنوٹ:(اکرم چوہان)فرار ملزم کو حراست میں لے کر تلنگانہ لے جانے والی پولیس ٹیم پر لاٹھی، ڈنڈوں اور پتھروں سے حملہ کرکے ملزم کو پولیس کی گرفت سے چھڑا کر فرار کرانے کا سنسنی خیز واقعہ کنوٹ-ناندیڑ شاہراہ پر چکھلی پھاٹا کے قریب پیش آیا۔اس معاملے میں کنوٹ پولیس نے گہری تفتیش کرتے ہوئے پیر کی صبح فرار ملزم کو چکھلی گاؤں سے گرفتار کرلیا۔ پولیس اسٹیشن میں 50 سے 60 افراد پر مشتمل ہجوم کے خلاف اقدام قتل سمیت مختلف سنگین دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔تلنگانہ ریاست کے بازار ہتنور پولیس اسٹیشن میں درج دھوکہ دہی کے مقدمہ (جرم نمبر 173/2025) میں مطلوب فرار ملزم شیخ بکر عرف جعفر شیخ، ساکن چکھلی، تعلقہ کنوٹ، کے کنوٹ آنے کی اطلاع ملنے پر بازار ہتنور پولیس اسٹیشن کے پولیس سب انسپکٹر رمیش پرشورام گوکلا اپنی ٹیم کے ہمراہ کنوٹ پہنچے تھے۔پولیس نے ملزم شیخ بکر کو حراست میں لیا اور اسے گاڑی کے ذریعے تلنگانہ لے جایا جا رہا تھا۔ 30 اگست کو شام تقریباً 6 بج کر 5 منٹ پر چکھلی پھاٹا کے قریب ملزم کے بھائی شیخ سونو نے 50 سے 60 خواتین و مردوں پر مشتمل ہجوم کے ساتھ لاٹھی، ڈنڈے اور پتھر لے کر پولیس کی گاڑی کو روک لیا۔خطرے کو محسوس کرتے ہوئے پولیس نے گاڑی کو واپس کنوٹ کی سمت موڑنے کی کوشش کی، تاہم ہجوم نے پولیس کی گاڑی کا تعاقب کرتے ہوئے اسے دوبارہ روک لیا۔ہجوم نے پولیس اہلکاروں کو جان سے مارنے کی نیت سے پولیس گاڑی کے شیشے توڑ دیے۔حملہ آوروں نے پولیس سب انسپکٹر رمیش گوکلا کے سر پر ڈنڈے سے حملہ کیا، جبکہ ان کے ساتھ موجود پولیس اہلکاروں کو بھی لاتوں اور گھونسوں سے چہرے، کمر اور سینے پر شدید مارپیٹ کی گئی۔اسی ہنگامے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ہجوم نے پولیس کی حراست میں موجود ملزم شیخ بکر کو زبردستی چھڑا کر فرار کرا دیا۔اپنی حفاظت اور صورتحال کو قابو میں کرنے کے لیے پولیس سب انسپکٹر گوکلا نے اپنی سروس پستول سے ہوا میں فائرنگ کی۔ واقعے کے بعد 31 اگست 2026 کو رات 2 بج کر 15 منٹ پر کنوٹ پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا۔جرم نمبر 224/2026 کے تحت ملزمین کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی دفعہ 109 (اقدام قتل)، 121(1)، 132، 126(2)، 189، 190، 191(2)، 191(3)، 263، 324، 351(3) کے علاوہ فوجداری قانون ترمیمی ایکٹ 1932 کی دفعہ 7 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔واقعے کی اطلاع ملتے ہی بھوکر کی ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ ارچنا پاٹل، سب ڈویژنل پولیس افسر چندر شیکھر کدم اور پولیس انسپکٹر کراد نے جائے وقوعہ کا دورہ کرکے صورتحال کا جائزہ لیا۔موصولہ اطلاع کی بنیاد پر کنوٹ پولیس نے پیر کی صبح شیخ بکر اور اس کے بھائی شیخ سونو کو چکھلی میں واقع ایک مکان سے گرفتار کرلیا۔اس معاملے کی مزید تفتیش اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر جادھو کر رہے ہیں۔

ایک کروڑ 35 لاکھ 40 ہزار روپے کا سامان اور ریت ضبط، 6 ملزمین کے خلاف مقدمہ درج

ناندیڑ: ناندیڑ ضلع میں غیر قانونی ریت کے استخراج اور نقل وحمل کے خلاف موصول ہونے والی شکایات کے پیش نظر پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل شری شہاجی اومپ نے کارروائی کے لیے ایک خصوصی ٹیم کو ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کی حدود میں واقع واہے گاؤں شوار میں روانہ کیا۔خصوصی ٹیم نے 30 اگست 2026 کی شام تقریباً 7 بجے واہے گاؤں شوار میں واقع ریت گھاٹ پر کارروائی کی۔اس دوران ٹیم کو معلوم ہوا کہ انجن بوٹ کے ذریعے دریائی راستے سے غیر قانونی طور پر ریت نکالی جا رہی ہے اور فائبر بوٹ کے ذریعے ریت کو دریا کے کنارے لایا جا رہا ہے۔کارروائی کے دوران پولیس ٹیم نے ایک انجن بوٹ، ایک فائبر بوٹ، ریت سے بھرے 17 بیڑے، 2 ہائیوا گاڑیاں، ایک جے سی بی مشین اور دریائی راستے سے نکال کر رکھی گئی 100 براس ریت ضبط کرلی۔ضبط کیے گئے سامان اور ریت کی مجموعی مالیت ایک کروڑ 35 لاکھ 40 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔اس معاملے میں 6 ملزمین کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 1086/2026 کے تحت بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 303(2)، 3(5)، مہاراشٹر لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعہ 48(7)، 48(8)، ماحولیات تحفظ قانون کی دفعات 9، 15 اور عوامی املاک کو نقصان سے بچاؤ کے قانون کی دفعات 3، 7 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔اس کارروائی میں پولیس سب انسپکٹر پنکج انگلے کے ساتھ پولیس ہیڈ کانسٹیبل پردیپ خانسولے، پولیس ہیڈ کانسٹیبل گنیش راٹھوڑ، پولیس ہیڈ کانسٹیبل سندیپ واگھاڑے اور پولیس ہیڈ کانسٹیبل گجانن ڈورے نے حصہ لیا۔خصوصی ٹیم کی نمایاں کارکردگی پر پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل شری شہاجی اومپ نے افسران اور اہلکاروں کی ستائش کرتے ہوئے ان کی حوصلہ افزائی کی۔

دیگلور تعلقہ میں جاری 'ترِٹ' جوئے کے اڈے پر پولیس کا چھاپہ

7 جواری رنگے ہاتھوں گرفتار، 2 لاکھ روپے کا سامان ضبط

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع میں غیر قانونی کاروبار کا مکمل خاتمہ کرنے کے مقصد سے پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر خصوصی مہم جاری ہے۔اسی مہم کے تحت دیگلور پولیس نے غیر قانونی طور پر جاری پتے کے جوئے کے اڈے پر کارروائی کرتے ہوئے 7 افراد کو رنگے ہاتھوں گرفتار کیا۔کارروائی کے دوران نقد رقم، جوئے کا سامان اور 3 موٹر سائیکلیں، مجموعی طور پر 2 لاکھ 330 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔30 اگست 2026 کو پولیس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ وبھو پڈول اور پولیس انسپکٹر سوریہ موہن بولمواڑ کی ہدایت پر دیگلور پولیس اسٹیشن کی حدود میں غیر قانونی سرگرمیوں کی معلومات حاصل کرکے کارروائی کے لیے پولیس سب انسپکٹر ہنمنت شندے اور ان کی ٹیم کو روانہ کیا گیا تھا۔پولیس ٹیم گشت پر تھی کہ خفیہ مخبر کے ذریعے اطلاع ملی کہ نیو ہاورگا میں واقع ایک ویران آنگن واڑی کے سامنے کھلی جگہ پر کچھ افراد گول دائرے میں بیٹھ کر رقم کا داؤ لگا کر 'ترٹ' نامی تاش کا جوا کھیل رہے ہیں۔اطلاع کی بنیاد پر پولیس ٹیم نے موقع پر پہنچ کر چھاپہ مارا۔کارروائی کے دوران درج ذیل 7 افراد کو جوا کھیلتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا:

1- دنیانیشور ارجن جمبھلے، عمر 37 سال، پیشہ مزدوری، ساکن بامنی، تعلقہ مکھیڑ، ضلع ناندیڑ۔
2- انیل مادھو گولواڑ، عمر 30 سال، پیشہ مزدوری، ساکن نیو مجلگا، تعلقہ دیگلور، ضلع ناندیڑ۔
3- اشوک یادو راؤ، عمر 35 سال، پیشہ زراعت، ساکن نیو ہاورگا، تعلقہ دیگلور، ضلع ناندیڑ۔
4- صاحب راؤ ہنمنت ڈھولے، عمر 36 سال، پیشہ زراعت، ساکن نیو ہاورگا، تعلقہ دیگلور، ضلع ناندیڑ۔
5- شدھودھن عرف سدھارتھ سنبھاجی کامبلے، عمر 32 سال، پیشہ مزدوری، ساکن نیو مجلگا، تعلقہ دیگلور، ضلع ناندیڑ۔
6- سائیلو یادو برسم وار، عمر 28 سال، پیشہ مزدوری، ساکن نیو ہاورگا، تعلقہ دیگلور، ضلع ناندیڑ۔
7- بھیم راؤ وٹھل راؤ برسم وار، عمر 35 سال، پیشہ مزدوری، ساکن نیو ہاورگا، تعلقہ دیگلور، ضلع ناندیڑ۔

پولیس نے پنچوں کی موجودگی میں موقع کی تلاشی لی، جہاں سے تاش کے پتے، 5 ہزار 330 روپے نقد رقم اور 3 دو پہیہ گاڑیاں، جن کی مالیت ایک لاکھ 95 ہزار روپے ہے، برآمد ہوئیں۔اس طرح مجموعی طور پر 2 لاکھ 330 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا۔اس معاملے میں گرفتار ملزمین کے خلاف دیگلور پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 404/2026 کے تحت مہاراشٹر جوئے کی روک تھام ایکٹ کی دفعہ 12 (اے) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔یہ کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گرو، بلالی/دیگلور سب ڈویژن کے سب ڈویژنل پولیس افسر شیام پانے گاؤں کر، پریشن پولیس ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ وبھو پڈول اور پولیس انسپکٹر سوریہ موہن بولمواڑ کی رہنمائی میں پولیس سب انسپکٹر ہنمنت شندے اور پولیس اہلکار کرن کمار واگھمارے اور وشال انگورے نے کامیابی سے انجام دی۔ناندیڑ ضلع پولیس کی جانب سے غیر قانونی جوا، مٹکا اور دیگر غیر قانونی سرگرمیوں کے خلاف مسلسل کارروائیاں جاری ہیں۔ پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ اپنے علاقوں میں ایسی کسی بھی غیر قانونی سرگرمی کی اطلاع فوری طور پر پولیس کو دے کر تعاون کریں۔

'مرزا پور':میں کرداروں کے ان دیکھے پہلوؤں کو دکھایا جائے گا،

ممبئی(ایم ملک)ایکسل انٹرٹینمنٹ اور امیزون ایم جی ایم اسٹوڈیوز کی دا مرزا پور مووی ہندوستانی سنیما میں سب سے زیادہ زیر بحث فلموں میں سے ایک بن گئی ہے۔ طاقتور ٹیزر اور ٹریلر کے بعد شائقین فلم کو لے کر اور بھی پرجوش ہیں۔ بھارت کی سب سے بڑی OTT فرنچائز، Mirzapur، بڑی اسکرین پر اپنا آغاز کرنے کے لیے تیار ہے۔ اس فلم میں پنکج ترپاٹھی، علی فضل، اور دیویندو نے مرکزی کردار ادا کیے ہیں اور مرزا پور کی دنیا کے پیارے کرداروں کو سینما گھروں میں واپس لایا ہے۔

ناندیڑ میں پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل شہاجی اماپ کا شکایت کنندگان سے 'جن سنواد'

ناندیڑ: شہریوں کی شکایات کو سمجھنے، ان کا فوری ازالہ کرنے اور پولیس وعوام کے درمیان رابطے کو مزید مضبوط بنا کر عوام دوست طریقۂ کار کے ذریعے پولیس پر عوام کا اعتماد بڑھانے کے مقصد سے ناندیڑ رینج کے چاروں اضلاع میں پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل شری شہاجی اومپ نے 'جن سنواد' پروگرام شروع کیا ہے۔ناندیڑ رینج کے چاروں اضلاع کی پولیس کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل ہر ماہ ضلع ہیڈ کوارٹرز کا دورہ کرتے ہیں۔اس دوران وہ متعلقہ ضلع کے شکایت کنندگان سے براہ راست ملاقات کرکے ان کی شکایات اور مشکلات سنتے ہیں اور انہیں فوری طور پر حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔31 اگست کو پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل شری شہاجی اومپ نے پولیس سپرنٹنڈنٹ، ناندیڑ کے دفتر میں ضلع پولیس کے کام کاج کا ماہانہ جائزہ لینے کے بعد دوپہر 3 بجے سے شام 5:30 بجے تک ضلع کے شکایت کنندگان سے 'جن سنواد' کے تحت ملاقات کی۔اس دوران مجموعی طور پر 37 شکایت کنندگان نے اپنی تحریری درخواستیں پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل کے حوالے کیں۔ان شکایات میں جائیداد سے متعلق تنازعات، لاپتہ افراد، مارپیٹ، درج مقدمات کی تفتیش، پولیس تحفظ، غیر قانونی کاروبار سمیت مختلف مسائل شامل تھے۔موصولہ شکایات کا سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے ان کے فوری حل کے لیے متعلقہ سب ڈویژنل پولیس افسران اور پولیس اسٹیشن کے انچارج افسران کو ضروری ہدایات جاری کی گئیں۔

'سنویدنا' شکایت ازالہ نظام کے ذریعے کارروائی

شکایت کنندگان کی درخواستوں کا فوری ازالہ کرنے کے لیے پولیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل دفتر کی جانب سے پہلے ہی 'سنویدنا' نامی شکایت ازالہ نظام شروع کیا جا چکا ہے۔31 اگست کو 'جن سنواد' پروگرام کے دوران موصول ہونے والی تمام درخواستوں کو 'سنویدنا' پورٹل کے ذریعے مزید جانچ اور کارروائی کے لیے متعلقہ افسران کے حوالے کیا جائے گا۔ ہر شکایت پر ہونے والی کارروائی کا جائزہ ناندیڑ رینج دفتر کی فیڈ بیک ٹیم کے ذریعے لیا جائے گا۔اس موقع پر پولیس سپرنٹنڈنٹ شری نیلاب روہن، ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ محترمہ ارچنا پاٹل، ناندیڑ ضلع کے تمام سب ڈویژنل پولیس افسران، پولیس انسپکٹرز، لوکل کرائم برانچ کے افسران اور شہر کے مختلف پولیس اسٹیشنوں کے انچارج افسران موجود تھے۔

این سی پی کا ایک روزہ ریاست گیر تربیتی کیمپ 27 ستمبر کو ناسک میں: تٹکرے

کور کمیٹی کے اجلاس میں تنظیمی امور اور آئندہ انتخابات کی تیاریوں پر اہم فیصلے

ممبئی: نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کا ایک روزہ ریاست گیر تربیتی کیمپ 27 ستمبر 2026 کو ناسک میں منعقد کیا جائے گا۔ اس کیمپ میں پارٹی کے تقریباً 700 سے 750 اہم لیڈروں، مدعو کارکنوں اور عہدیداران کو شرکت کے لیے مدعو کیا جائے گا۔ یہ اطلاع پارٹی کے ریاستی صدر و رکن پارلیمنٹ سنیل تٹکرے نے کور کمیٹی کے اجلاس کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے دی۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کی کور کمیٹی کا اجلاس آج پارٹی کی قومی صدر اور نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اجیت پوار کی موجودگی میں دیوگیری بنگلے پر منعقد ہوا۔ اجلاس میں پارٹی کی تنظیمی صورتحال، آئندہ کی سیاسی سرگرمیوں اور انتخابات کی تیاریوں سمیت مختلف اہم امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ سنیل تٹکرے نے بتایا کہ 27 ستمبر کو ہونے والے ریاست گیر کیمپ میں تمام اضلاع کے صدور، میٹرو پولیٹن ریجن کے اہم عہدیداران، پارٹی کے سینئر رہنماؤں، مدعو کارکنوں اور دیگر اہم عہدیداران کو شرکت کے لیے مدعو کیا جائے گا۔ کیمپ کا ایجنڈا اور مختلف موضوعات پر غور وفکر کا پروگرام جلد طے کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ آنے والے ضلعی پریشد انتخابات کے لیے پارٹی کے سینئر رہنما اور رکن اسمبلی دلیپ ولسے پاٹل کو مرکزی کوآرڈینیٹر کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ دلیپ ولسے پاٹل ریاست کے 22 اضلاع میں ہونے والے ضلعی پریشد انتخابات کے سلسلے میں کوآرڈینیشن کا کام کریں گے۔ انہیں ہدایت دی گئی ہے کہ وہ ان اضلاع کے دورے کریں، ضرورت کے مطابق چند ساتھیوں کو ساتھ لے کر محدود مدت میں پارٹی کی تنظیمی مضبوطی کے لیے ایک جامع خاکہ تیار کریں۔ سنیل تٹکرے نے بتایا کہ ووٹر لسٹ میں بی ایل او اور ایس آئی آر سے متعلق امور کے لیے پارٹی کے سینئر لیڈر اور سابق وزیر نواب ملک کو مرکزی کوآرڈینیٹر مقرر کیا گیا ہے، جبکہ انیل بھائی داس پاٹل کو ان کے ساتھ شریک کوآرڈینیٹر کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں معلومات جمع کی جائیں گی اور اگلے ہفتے اجلاس منعقد کرکے اب تک کی گئی کارروائی کا جائزہ لیا جائے گا۔ اگر عمل درآمد میں کوئی خامی یا کمی رہ گئی ہو تو اسے دور کیا جائے گا۔ ریاستی صدر سنیل تٹکرے نے کہا کہ 27 ستمبر کو ہونے والے ایک روزہ ریاست گیر کیمپ کا ایجنڈا فی الحال تیار کیا جا رہا ہے۔ کیمپ میں پارٹی کی تنظیمی مضبوطی کے ساتھ ساتھ مختلف اہم سیاسی اور سماجی امور پر بھی غور وفکر کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس ریاست گیر کیمپ کے ذریعے ریاست کے نوجوانوں تک ایک وسیع پروگرام لے جانے کی کوشش کی جائے گی۔ آنجہانی اجیت دادا پوار پوری نوجوان نسل میں مقبول رہنما تھے، اس لیے ان کے نظریات اور عوامی خدمت کے وژن کو آگے لے جاتے ہوئے اسے کیمپ کے ایجنڈے میں بھی شامل کیا جائے گا۔ ریاستی صدر نے کہا کہ پارٹی تنظیم کو ریاست بھر میں مزید مضبوط بنانے، کارکنوں کو متحرک کرنے اور آنے والے انتخابات کے لیے مؤثر تیاری کرنے کے مقصد سے کور کمیٹی کے اجلاس میں اہم فیصلے کیے گئے ہیں۔

بھارت کو عالمی آٹو موٹیو انڈسٹری کیلئے ریڈی ٹو فیوچر افرادی قوت تیار کرنی چاہیے۔کمارسوامی

نئی دہلی۔ 31 اگست۔ ایم این این۔ بھاری صنعتوں کے مرکزی وزیر ایچ ڈی کمارسوامی نے پیر کے روز ہندوستان کی نوجوان نسل کے لئے ہنرمندی، ہنرمندی اور روزگار کی فراہمی کو مرکزی ترجیح بنانے کی ضرورت پر زور دیا کیونکہ ملک وِکسِت بھارت 2047 کی طرف بڑھ رہا ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ہندوستان کی ہنرمند افرادی قوت کو نہ صرف گھریلو ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تیار کیا جانا چاہیے بلکہ پوری دنیا میں صنعتوں کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو بھی پورا کرنا چاہیے۔نئی دہلی میں آٹو موٹیو سکلز ڈیولپمنٹ کونسل کے سالانہ کنکلیو 2026 سے خطاب کرتے ہوئے، مرکزی وزیر نے کہا کہ ہندوستان کا آٹو موٹیو سیکٹر تبدیلی کے ایک نئے دور میں داخل ہو رہا ہے، جو الیکٹرک موبلٹی، آٹومیشن، منسلک ٹیکنالوجیز، جدید مینوفیکچرنگ اور صنعت 4.0 سے چل رہا ہے۔وزیر اعظم نریندر مودی کے وژن پر روشنی ڈالتے ہوئے کمارسوامی نے کہا کہ ہندوستان محض آٹو موٹیو کی ایک بڑی مارکیٹ سے آگے بڑھ رہا ہے۔

ناندیڑ دیہی پولیس کی غیر قانونی ریت نکاسی کے خلاف مسلسل کارروائی، تقریباً 33 لاکھ 51 ہزار 900 روپے کا سامان ضبط

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) ضلع ناندیڑ میں غیر قانونی کاروبار کے خلاف پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر جاری خصوصی مہم کے تحت ناندیڑ دیہی پولیس نے ناگا پور شوار میں گوداوری ندی کے اندر جاری غیر قانونی ریت نکاسی کے خلاف بڑی کارروائی کی۔ کارروائی کے دوران تقریباً 33 لاکھ 51 ہزار 900 روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا اور 4 ملزمین کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے۔30 اگست 2026 کو ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن کی ٹیم غیر قانونی کاروبار کے خلاف گشت کر رہی تھی۔ اسی دوران خفیہ اطلاع ملی کہ ناگا پور شوار میں گوداوری ندی کے اندر کشتیوں اور بیڑوں کی مدد سے غیر قانونی طور پر ریت نکالی جا رہی ہے۔اطلاع کی بنیاد پر پولیس ٹیم نے دو پنچوں کو ساتھ لے کر شام کے وقت مذکورہ مقام پر چھاپہ مارا۔ پولیس ٹیم کو موقع پر پہنچتا دیکھ کر ریت نکالنے والے 3 سے 4 نامعلوم افراد ندی میں کود گئے اور تیرتے ہوئے دوسری جانب کے کنارے فرار ہوگئے۔

موقع کی تلاشی کے دوران پولیس کو درج ذیل سامان ملا:

2 بڑی لوہے کی کشتیاں مالیت 30 لاکھ روپے، موقع پر ہی تلف کی گئیں۔* 5 تیرتے ہوئے بیڑے مالیت 2 لاکھ 50 ہزار روپے، موقع پر ہی تلف کیے گئے۔* بیڑوں پر موجود 10 براس ریت مالیت 50 ہزار روپے، موقع پر ہی تلف کی گئی۔* موقع پر موجود مزید 10 براس ریت مالیت 50 ہزار روپے۔ 5 بڑے ٹوکرے اور 3 کدالیں مالیت 1,900 روپے۔اس طرح مجموعی طور پر 33 لاکھ 51 ہزار 900 روپے مالیت کا سامان اور ریت ضبط کی گئی۔

اس معاملے میں نامعلوم ملزمین کے خلاف ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں جرم نمبر 1083/2026 کے تحت بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات 303(2)، 3(5)، مہاراشٹر لینڈ ریونیو کوڈ کی دفعات 48(7)، 48(8)، ماحولیات تحفظ قانون کی دفعات 9 اور 15، جبکہ عوامی املاک کو نقصان سے بچاؤ کے قانون کی دفعات 3 اور 7 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔معاملے کی مزید تفتیش جاری ہے۔

تین دن میں 53 لاکھ 41 ہزار روپے کا سامان ضبط

28 سے 30 اگست 2026 کے دوران ناندیڑ دیہی پولیس نے غیر قانونی کاروبار اور معمولی معدنیات کی چوری کے خلاف مسلسل کارروائی کرتے ہوئے 4 الگ الگ کارروائیوں میں تقریباً 53 لاکھ 41 ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط کیا ہے۔یہ اہم کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر نیلاب روہن کی ہدایت پر پولیس انسپکٹر اوم کانت چنچولکر کی قیادت میں پولیس سب انسپکٹر وینکٹ کسمے اور پولیس اہلکار بھگوان ٹپسرے، بھیسے، تیلنگ، غفار شیخ، کلیا نکر اور پوار نے انجام دی۔تمام اہلکار ناندیڑ دیہی پولیس اسٹیشن میں تعینات ہیں۔غیر قانونی ریت نکاسی اور نقل وحمل کے خلاف کارروائی جاری رہے گی۔غیر قانونی ریت نکاسی اور نقل وحمل کے باعث ندی کے قدرتی بہاؤ اور ماحولیات کو ہونے والے نقصان کو روکنے کے لیے ناندیڑ ضلع پولیس کی جانب سے اس طرح کی کارروائیاں مسلسل جاری ہیں۔ناندیڑ ضلع پولیس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ اگر کہیں بھی غیر قانونی ریت نکاسی، ذخیرہ یا نقل وحمل کی اطلاع ملے تو فوری طور پر قریبی پولیس اسٹیشن یا پولیس کنٹرول روم کو اطلاع دیں۔

ہڈپسر-پونے یارڈ میں تیسرے ریلوے ٹریک کے کام کے باعث بعض ٹرینوں کے اوقات میں تبدیلی

ناندیڑ سے چلنے والی کئی ٹرینیں متاثر، بعض ٹرینیں تاخیر سے چلیں گی

ناندیڑ: وسطی ریلوے کے پونے ڈویژن میں ہڈپسر-پونے تیسرے ریلوے ٹریک کو فعال کرنے کے لیے پری نان انٹر لاکنگ اور نان انٹر لاکنگ کا کام کیا جائے گا۔ اس کام کے باعث ناندیڑ ڈویژن سے چلنے والی بعض ٹرینوں کی آمد ورفت متاثر ہوگی۔ کچھ ٹرینیں تاخیر سے چلیں گی، جبکہ ایک ٹرین کے روانگی کے وقت میں بھی تبدیلی کی گئی ہے۔

تاخیر سے چلنے والی ٹرینیں: ٹرین نمبر 11410 نظام آباد۔پونے ایکسپریس 2 اکتوبر 2026 کو پٹاس* اُرلی سیکشن میں تقریباً 1 گھنٹہ 30 منٹ تاخیر سے چلائی جائے گی۔

ٹرین نمبر 11406 امراوتی۔پونے ایکسپریس 19 اور 21 ستمبر 2026 کو داؤنڈ۔اُرلی سیکشن میں ضرورت کے مطابق تاخیر سے چلائی جائے گی۔

ٹرین نمبر 17613 پنویل۔ناندیڑ ایکسپریس 20 ستمبر اور 4 اکتوبر 2026 کو چنچوڑ۔کھڑکی سیکشن میں ضرورت کے مطابق تاخیر سے چلائی جائے گی۔

ٹرین نمبر 11410 نظام آباد۔پونے ایکسپریس 22 ستمبر 2026 کو پٹاس۔اُرلی سیکشن میں 1 گھنٹہ 30 منٹ تک کنٹرول کی جائے گی۔

دیر سے روانہ ہونے والی ٹرین:

ٹرین نمبر 11406 امراوتی* پونے ایکسپریس 3 اکتوبر 2026 کو امراوتی سے مقررہ وقت شام 7 بج کر 50 منٹ کے بجائے 3 گھنٹے کی تاخیر سے رات 10 بج کر 50 منٹ پر روانہ ہوگی۔

مسافروں سے اپیل

جنوبی وسطی ریلوے کے ناندیڑ ڈویژن نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ سفر شروع کرنے سے قبل ٹرین کے تازہ ترین اوقات RailOne، NTES ایپ، ریلوے کی سرکاری ویب سائٹ یا ہیلپ لائن نمبر 139 کے ذریعے ضرور چیک کرلیں۔

ٹی سی گم گئی

میری سید متین احمد سید معین الدین کے نام کی مدینۃ العلوم ہائی اسکول کی جماعت دہم کی ٹی سی دیگلور ناکہ تا چوک دوران سفر کہیں گم ہوگئی ہے اگر کسی صاحب کو ملے تو پتہ ذیل پر لا کر دیں مناسب انعام سے نوازا جائے گا۔

سید متین احمد سید معین الدین
مدینہ نگر ناندیڑ

اعلانِ عام

تمام عوام کو اس اعلانِ عام کے ذریعے مطلع کیا جاتا ہے کہ میرے موکل ابوسعید ولد مسعود چاؤس، ساکن عرب گلی، دربار مسجد کے قریب، ناندیڑ کی جانب سے فراہم کردہ معلومات اور حاصل شدہ اختیار کے تحت یہ اعلانِ عام شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ کہ میرے موکل اور انہیں مختار نامہ دینے والے افراد، افسر ولد مسعود چاؤس، خالد ولد مسعود چاؤس، فیصل ولد مسعود چاؤس اور رضوانہ بیگم زوجہ رؤف خان، تمام ساکنان عرب گلی، دربار مسجد کے قریب، ناندیڑ، کی زمین سروے نمبر 17/3، واقع موضع برہمن پوری، تعلقہ وضلع ناندیڑ، رقبہ 3 ایکڑ 31 گنٹھے، میں قانونی حصہ داری ہے۔
یہ کہ مذکورہ جائیداد کے سلسلے میں ناندیڑ کی ضلعی عدالت میں غوثیہ بیگم زوجہ شیخ عبدالرحمٰن اور فاطمہ بیگم زوجہ مرزا عبدالرحمٰن بیگ کے درمیان تنازع زیرِ سماعت ہے۔ مذکورہ آر۔سی۔اے نمبر 193/2015 دیوانی اپیل میں میرے موکلین نے انہیں فریق بنائے جانے کے لیے درخواست داخل کی تھی۔ مذکورہ درخواست پر صادر حکم کے خلاف میرے موکلین معزز ہائی کورٹ، ممبئی بینچ، چھترپتی سمبھاجی نگر میں چیلنج کرنے والے ہیں۔ یہ کہ میرے موکلین کو معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ غوثیہ بیگم زوجہ شیخ عبدالرحمٰن اور فاطمہ بیگم زوجہ مرزا عبدالرحمٰن بیگ، ہم شریک حصص داروں کو ہمارا حصہ نہ ملنے دینے اور ہمارے قانونی حقوق کو نظر انداز کرنے کی غرض سے مذکورہ زمین کو غیر قانونی طور پر کسی تیسرے شخص کے حق میں منتقل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ زمین میرے موکل فیصل ولد مسعود چاؤس کے قبضے اور استعمال میں ہے۔اس کے باوجود مذکورہ افراد زمین پر آ کر تیسرے فریق کے افراد کو زمین منتقل کرنے کے مقصد سے زمین دکھا رہے ہیں اور تنازع پیدا کر رہے ہیں۔لہٰذا تمام عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مذکورہ افراد کے ساتھ مذکورہ زمین کے سلسلے میں کسی بھی قسم کا لین دین یا معاملہ نہ کریں۔ اگر کوئی شخص ایسا معاملہ کرتا ہے تو مذکورہ زمین میں اس کا کوئی حق قائم نہیں ہوگا۔اس کے علاوہ ان کی جانب سے کیا جانے والا کوئی بھی غیر قانونی لین دین میرے موکلین پر لازم یا قابلِ قبول نہیں ہوگا، اس بات کا خاص خیال رکھا جائے۔ مذکورہ اطلاع عوام کے علم میں لانے کے لیے یہ اعلانِ عام شائع کیا جا رہا ہے۔

فریق: ابوسعید ولد مسعود چاؤس۔
ساکن عرب گلی، دربار مسجد کے قریب
ناندیڑ موبائل نمبر: 9028910690
المشتہر: ایڈووکیٹ شری پاد دلیپ مناٹھکر
ناندیڑ۔موبائل نمبر: 9422416627

پرنٹر پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office:Near Masjid-e- Osman Gani Mohammadia colony, Mal Tekdi Road,NANDED - کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی